دار السلام

قواعد التجوید

عام فہم اسلوب میں جداول اور تمارین
کے ساتھ تجویدی قواعد کا ایک نیا انداز

استاذ القراء الشیخ القاری محمد ادریس العاصم حفظہ اللہ
(فاضل مدینہ یونیورسٹی، فاضل القراءات العشر سند یافتہ اکابر قراء مصر)

سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم
رحمن لائبریری
Cell:
03334554058
0303-4807363
حافظ عبداللہ عزیز

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے
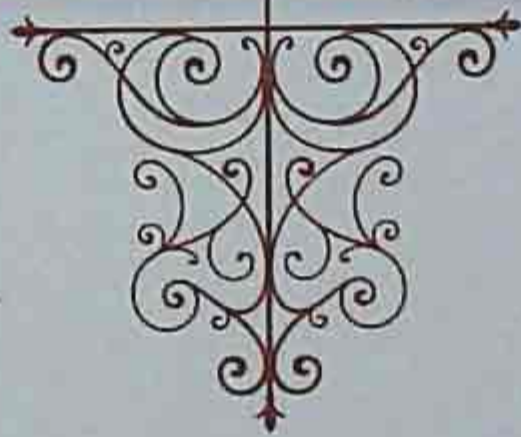
الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ

جن لوگوں کو ہم نے کتاب (قرآن) دی ہے وہ اس کی تلاوت کا حق ادا کرتے ہیں

دارالسلام

قواعد التجوید

عام فہم اسلوب میں جداول اور تمارین
کے ساتھ تجویدی قواعد کا ایک نیا انداز
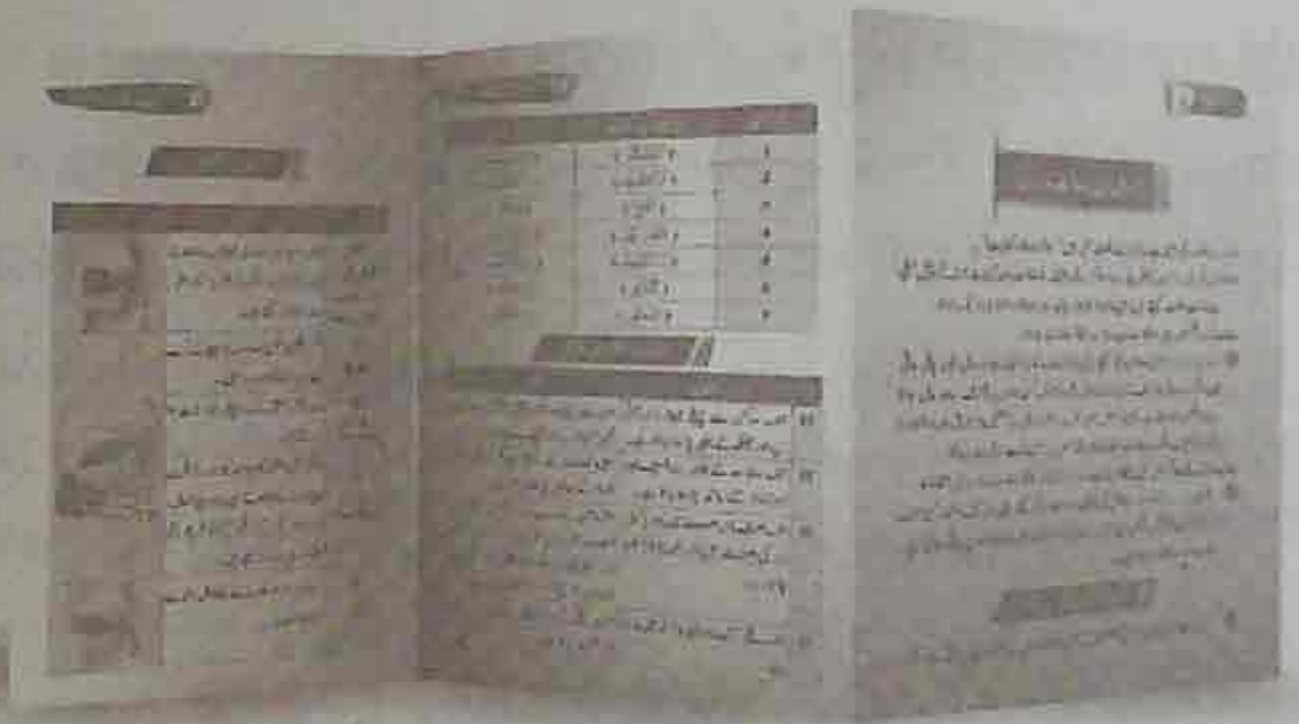
تالیف
استاذ القراء الشیخ القاری محمد ادریس العاصم حفظہ اللہ
(فاضل مدینہ یونیورسٹی، فاضل القراءات العشر سند یافتہ اکابر قراء مصر)

سعُودی عرب (ہیڈآفس)

پرنس عبدالعزیز بن جلاوی سٹریٹ پوسٹ بکس:22743 الرّیاض:11416 سعودی عرب

فون :4043432-4033962 1 00966 فیکس:4021659 www.darussalamksa.com

Email: darussalam@awalnet.net.sa info@darussalamksa.com

الرّیاض • العلیا۔فون :4614483 1 00966 فیکس :4644945 • الملز فون :4735220 1 00966 فیکس :4735221
• سویدی فون :4286641 1 00966 • سویلم فون/فیکس :2860422 1 00966

جدّہ فون :6879254 2 00966 فیکس :6336270 مدینہ منورہ فون :8234446,8230038 4 00966 فیکس :8151121 04

الخُبر فون :8692900 3 00966 فیکس :8691551 3 00966 خمیس مشیط فون/فیکس :2207055 7 00966

ینبع البحر فون :0500887341 فیکس :8691551 قصیم (بریدہ) فون :0503417156 فیکس :3696124 6 00966

امریکہ • نیویارک فون:5925 625 718 001 • ہوسٹن :0419 722 713 001 کینیڈا • نصیرالدین الخطاب فون:4186619 416 001

لندن • دارالسلام انٹرنیشنل پبلیکیشنز لمیٹڈ فون :77252246 20 0044-85394885 20 0044 • دارکہ انٹرنیشنل :7739309 0121 0044

متحدہ عرب امارات • شارجہ فون :5632623 6 00971 فیکس :5632624 فرانس فون :52928 480 01 0033 فیکس :52997 480 01 0033

انڈیا • دارالسلام انڈیا فون :45566249 44 0091 موبائل :12041 98841 0091 • اسلامک بکس انٹرنیشنل فون :4180 2373 22 0091

• ہُدیٰ بک ڈسٹری بیوٹرز فون :4892 2451 40 0091 موبائل :30850 98493 0091 • ایم/ایس براک انٹرپرائزز فون :42157847 44 0091

سری لنکا • دارالکتاب فون :358712 115 0094 • دارالایمان ٹرسٹ فون :2669197 114 0094

پاکستان ہیڈآفس ومرکزی شوروم

لاہور 36- لوئرمال، سیکرٹریٹ سٹاپ، لاہور فون :00 4 32 372,24 400 372,34 240 373 42 0092 فیکس :72 540 373 042

• غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور فون :54 200 371 42 0092 فیکس :03 207 373 042

• Y بلاک، گول کمرشل مارکیٹ، دکان 2 (گراؤنڈ فلور) ڈیفنس، لاہور فون :10 926 356 42 0092

کراچی مین طارق روڈ، ڈالمن مال سے (بہادر آباد کی طرف) دوسری گلی، کراچی فون :36 939 343 21 0092 فیکس :37 939 343 21 0092

اسلام آباد F-8 مرکز، ایوب مارکیٹ، شاہ ویز سنٹر :13 815 22 51 0092

info@darussalampk.com | www.darussalampk.com

مضامین

فہرست نقشہ جات

عرضِ ناشر

قرآن مجید ایک بے مثال نوشتہ ہدایت اور معجز نما آخری آسمانی کتاب ہے۔اللہ تعالیٰ نے اسے جن وانس کی رشد و ہدایت کے لیے اپنے آخری نبی جناب محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل فرمایا۔اس کی راہنمائی کے مطابق زندگی بسر کرنے والوں کو دنیا و آخرت میں کامیابی کی نوید سنائی اور بے رخی برتنے والوں کو ناکامی کی وعید سنائی۔

قرآن مجید وہ مقدس کتاب ہے جس کی تلاوت عظیم اجر و ثواب کا باعث ہے۔اس کا ایک حرف پڑھنے سے دس نیکیاں ملتی ہیں۔یہ اپنے پڑھنے والے کے لیے قیامت کے دن سفارشی بن کر آئے گا۔تلاوتِ قرآن کا بھرپور اجر و ثواب اس امر پر موقوف ہے کہ تلاوت پورے قواعد وضوابط اور اصول و آداب کے ساتھ کی جائے۔قرآن کریم کی تلاوت کا صحیح طریقہ جاننا اور سیکھنا علمِ تجوید کہلاتا ہے۔ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ علمِ تجوید کے بنیادی قواعد سے آگاہی حاصل کر کے اس کے مطابق تلاوت کرے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا﴾ ”ہم نے اس کو ترتیل کے ساتھ (خوب ٹھہر ٹھہر کر) پڑھا ہے۔“ (الفرقان 25:32) اور اپنے نبی ﷺ کو بھی یہی حکم دیا: ﴿وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا﴾ ”قرآن کو ترتیل کے ساتھ پڑھیے۔“ (المزمل 73:4) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ترتیل کے معنی یوں بیان کیے ہیں: « هُوَ تَجْوِيدُ الْحُرُوفِ وَ مَعْرِفَةُ الْوُقُوفِ » ”حروف کو ان کے مخارج سے جملہ صفات کے ساتھ ادا کرنا اور وقفوں کی پہچان حاصل کرنا۔“ (الإتقان: 1/258) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: «جَوِّدُوا الْقُرْآنَ» ”قرآن مجید کو تجوید سے پڑھو۔“ (الإتقان: 1/132)۔ان مندرجہ بالا ارشادات کی روشنی میں قرآن مجید کو قواعدِ تجوید کے

مطابق پڑھنا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے۔

تجویدی قواعد سے لوگوں کو روشناس کرانے کے لیے متعدد اہلِ علم نے بڑی شاندار کتب مرتب کی ہیں۔ بہت سے لوگ ان کتابوں سے مستفید ہوئے اور قرآن مجید کی قراءت بہتر طور پر کرنے لگے۔ لیکن ان کتب سے استفادہ کرنے والوں میں سے اکثریت دینی مدارس کے طلبہ اور دینی ماحول سے دلچسپی رکھنے والے حضرات کی رہی ہے۔ عوام الناس ان کتب سے صحیح طور پر فائدہ حاصل نہ کر سکے۔ اس کی وجہ ان کتب کی سطحیت یا علمی معیار کا فقدان نہیں ہے بلکہ ان کا خالصتاً علمی اسلوب میں لکھا جانا ہے۔ ان کتب میں قواعد کی تعریفات عربی اور اُردو کے ملے جلے الفاظ میں بیان کی گئی ہیں یا محض اصطلاحی جملوں ہی میں ذکر کر دی گئی ہیں۔ ایسے میں خواص تو ان سے فائدہ حاصل کر لیتے ہیں لیکن عوام کے ہاتھ کچھ نہیں آتا۔

اس ارفع مقصد کے حصول کے لیے اور عام لوگوں کی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے دار السلام نے جس طرح دیگر درسی کتب کو آسان پیرائے میں پیش کیا ہے اسی طرح تجویدی قواعد کو بھی بڑے آسان اور شستہ الفاظ میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے، نہ صرف یہ بلکہ اہم اسباق کے آغاز میں ان کے نقشے بھی دے دیے ہیں جس سے قواعد کی تفہیم مزید آسان ہو گئی ہے اور کتاب کا حسن دوبالا ہو گیا ہے کیونکہ کسی چیز کا نمونہ اور نقشہ اس چیز کو سمجھانے میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ بہت ساری چیزیں ایسی ہیں جو پڑھنے سے سمجھ میں نہیں آتیں لیکن جب ان کا نقشہ بنا کر انھیں سمجھا جاتا ہے تو بڑی آسانی سے سمجھ میں آجاتی ہیں اور ذہن میں اچھی طرح راسخ ہو جاتی ہیں۔ تعلیم و تعلم کا یہ ایک سائنٹیفک ذریعہ ہے۔ اس کتاب میں ہم نے اس ذریعۂ تعلیم سے پوری طرح استفادہ کیا ہے۔ تاکہ عوام و خواص اس سے یکساں مستفید ہو سکیں۔

دار السلام قواعد التجوید کی خصوصیات

1 قواعد کو عام فہم اور آسان اسلوب میں ذکر کیا گیا ہے۔ 2 قواعد کی پختگی کے لیے سبق کے بعد تمرین کا اہتمام کیا گیا ہے۔ 3 قواعد کی تعریفات کو قرآنی مثالوں سے واضح کیا گیا ہے۔ 4 مشکل تجویدی اصطلاحات کو اعراب کے ساتھ لکھا گیا ہے۔ 5 مخارج کو تصویروں کے ساتھ واضح کیا گیا ہے۔ 6 تمام حروف میں پائی جانے والی صفات کو تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے۔ 7 مشکل کلمات کی ادائیگی کا طریقہ ایک مستقل سبق میں بیان کیا گیا ہے۔ 8 اہم اسباق سے پہلے ان کے نقشے لگا دیے گئے ہیں۔ 9 آخر میں تمام قواعد کا اجرا آسان پیرائے میں بیان کیا گیا ہے۔ 10 کتاب میں صرف ضروری قواعد کو لکھا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ استاذ القراء قاری محمد ادریس العاصم اور ان کے ارشد تلامذہ قاری طارق جاوید عارفی، قاری عبدالرشید راشد کو جزائے خیر عطا فرمائے جنھوں نے بڑی محنت سے اس کام کو سرانجام دیا۔ اللہ تعالیٰ ان تمام کاوشوں کو شرفِ قبولیت سے نوازے اور اس سے تمام مسلمانوں کو مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ عزیزی حافظ عبدالعظیم اسد مدیر دارالسلام لاہور اور ان تمام کرم فرماؤں کے لیے دعاگو ہوں جنھوں نے اس کتاب کی تکمیل میں عملی تعاون فرمایا۔ جزاهم الله خيرًا.

خادم کتاب وسنت

عبدالمالک مجاہد

مینجنگ ڈائریکٹر دارالسلام۔ الریاض، لاہور

محرم الحرام 1435ھ، نومبر 2013ء

سبق 1

اصطلاحات

زبر (ـَـ)، زیر (ـِـ) اور پیش (ـُـ) میں سے ہر ایک کو حرکت کہتے ہیں۔ عربی میں ان تینوں کو ''حرکاتِ ثلاثہ'' کہتے ہیں۔ ان تینوں کے نام درج ذیل ہیں:

زبر کو کہتے ہیں۔ جس حرف پر زبر ہو، اسے مفتوح / منصوب کہتے ہیں، جیسے: ﴿بَسَرَ﴾ وغیرہ۔

زیر کو کہتے ہیں۔ جس حرف کے نیچے زیر ہو، اسے مکسور / مجرور کہتے ہیں، جیسے: ﴿إِبِلِ﴾ وغیرہ۔

پیش کو کہتے ہیں۔ جس حرف پر پیش ہو، اسے مضموم / مرفوع کہتے ہیں، جیسے: ﴿رُسُلُ﴾ وغیرہ۔

حرکت والے حرف کو متحرک کہتے ہیں، جیسے: ﴿تَزِرُ﴾ میں ہر حرف متحرک ہے۔

جزم کو سکون کہتے ہیں۔ جس حرف پر جزم ہو، اسے ساکن اور مجزوم کہتے ہیں، جیسے: ﴿قُلْ﴾ کا لام۔ جزم ان طریقوں سے لکھی جاتی ہے: ـْـ، ـۡـ، ـ٥ـ، ـ^ـ۔

مشدد جس حرف پر شد ہو، اسے **مُشَدَّد / مُثَقَّل** کہتے ہیں، جیسے: ﴿اَوَّلَ﴾ میں واو۔

مخفف جس حرف پر شد نہ ہو، اسے **مُخَفَّف** کہتے ہیں، جیسے: ﴿عَمَلَ﴾ میں ہر حرف مخفف ہے۔

تنوین دو زبر (ـً)، دو زیر (ـٍ) اور دو پیش (ـٌ) میں سے ہر ایک کو ''تنوین'' کہتے ہیں۔

مُنَوَّن وہ حرف جس پر تنوین ہو، جیسے: ﴿مُحَمَّدٌ﴾ میں دال۔

مُهْمَل نقطے کے بغیر حرف کو کہتے ہیں، جیسے: ع ، ح وغیرہ۔

مُعْجَم نقطے والے حرف کو کہتے ہیں، جیسے: غ ، خ وغیرہ۔

تَفْخِيْم پُر (موٹا) پڑھنا۔ جس حرف کو پُر پڑھا جائے، اسے **مُفَخَّم** کہتے ہیں۔

تَرْقِيْق باریک پڑھنا۔ جس حرف کو باریک پڑھا جائے، اسے **مُرَقَّق** کہتے ہیں۔

قَصْر دو حرکات (ایک الف) کے برابر کھینچ کر پڑھنا۔

تَوَسُّط چار حرکات (دو الف) کے برابر کھینچ کر پڑھنا۔

طُوْل چھ حرکات (تین الف) کے برابر کھینچ کر پڑھنا۔

حروفِ تہجی الف سے یا تک حروف کو ''حروفِ تہجی / حروفِ ہجا / حروف مفردہ'' کہتے ہیں۔ عربی زبان میں ان کی تعداد 29 جبکہ اردو زبان میں 37 ہے۔

اساتذہ کرام یہ تمام بنیادی اصطلاحات طلبہ کو ازبر کرائیں تاکہ کتاب سمجھنے میں آسانی ہو۔

سبق 2

علمِ تجوید

تجوید: لغوی معنی ہیں ''عمدہ کرنا / اچھا کرنا''۔

اصطلاحی تعریف: ہر حرف کو اس کے مخرج سے تمام صفات (لازمہ وعارضہ) کے ساتھ ادا کرنا۔

موضوع: حروفِ تہجی اور قرآنی کلمات ہیں۔

غرض وغایت: حروفِ تہجی کی صحیح ادائیگی کی مہارت حاصل کرنا۔

حکم: علمِ تجوید کا سیکھنا فرضِ کفایہ ہے، لیکن اس کے مطابق تلاوت کرنا فرضِ عین ہے۔

فائدہ: رضائے الٰہی اور دونوں جہانوں میں کامیابی حاصل کرنا۔

مرتبہ: یہ افضل ترین علوم میں سے ہے کیونکہ اس کا تعلق قرآن مجید کے ساتھ ہے جو تمام کتب سے افضل واعلیٰ کتاب ہے۔

ارکان: علمِ تجوید کے چار ارکان ہیں: ① حروف کے مخارج کا جاننا ② حروف کی صفات کو پہچاننا ③ حروف کے تمام احکامات کو جاننا ④ زبان کو حروف کی صحیح ادائیگی کا عادی بنانا۔

سوالات و تدریبات

1. فتحہ، ضمہ اور کسرہ کی تعریف بیان کریں؟
2. حروفِ تہجی کا مطلب کیا ہے، نیز اردو و عربی میں ان کی تعداد کتنی ہے؟
3. قصر، توسط اور طول کی تعریفات اپنی کاپی پر لکھیں؟
4. تجوید کی لغوی اور اصطلاحی تعریف اپنے الفاظ میں بیان کریں؟
5. علمِ تجوید کا موضوع اور غرض و غایت بیان کریں؟
6. علمِ تجوید کا حکم اور فائدہ کیا ہے؟

صحیح لفظ کا انتخاب کر کے خالی جگہ پُر کریں:

- نقطے والے حرف کو .... کہتے ہیں۔ (مُہْمَل ـ مُعْجَم)
- جس حرف پر تنوین ہو، اسے .... کہتے ہیں۔ (مُخَفَّف ـ مُنَوَّن)
- جس حرف کو باریک پڑھا جائے، اسے .... کہتے ہیں۔ (مُشَدَّد ـ مُرَقَّق)
- عربی میں ان تینوں کو .... کہتے ہیں۔ (حروفِ تہجی - حرکاتِ ثلاثہ)
- جس حرف پر جزم ہو، اسے ساکن اور .... کہتے ہیں۔ (مجزوم - مضموم)

ہاں یا ناں میں جواب دیں:

- جس حرف کو موٹا پڑھا جائے، اسے مُفَخَّم کہتے ہیں۔ ہاں ☐ ناں ☐
- دو حرکات (ایک الف) کے برابر کھینچ کر پڑھنے کو طُوْل کہتے ہیں۔ ہاں ☐ ناں ☐
- جس حرف پر شد ہو، اسے مُخَفَّف کہتے ہیں۔ ہاں ☐ ناں ☐
- جس حرف کے نیچے زیر ہو، اسے مجزوم اور مضموم کہتے ہیں۔ ہاں ☐ ناں ☐
- علمِ تجوید کے تین ارکان ہیں۔ ہاں ☐ ناں ☐

سبق 3

لحن کا بیان

لحن: لغوی معنی ہیں ''غلطی کرنا''۔

اصطلاحی تعریف: قرآن مجید کو قواعدِ تجوید کے خلاف پڑھنا۔

لحن کی دو قسمیں ہیں: ① لحن جلی ② لحن خفی

لحن جلی

لحن جلی: لغوی معنی ہیں'' واضح اور بڑی غلطی''۔

اصطلاحی تعریف: حروف کے مخارج، صفاتِ لازمہ اور حرکات و سکنات میں غلطی کرنا۔

لحن جلی کی پانچ قسمیں ہیں:

① کسی حرف کو دوسرے حرف سے بدل کر پڑھنا، جیسے: ﴿عَلِيْمٌ﴾ کو ﴿اَلِيْمٌ﴾ پڑھنا۔

② کسی حرف کو اس کی اصل مقدار سے گھٹا کر پڑھنا، جیسے: ﴿نَسِيًا﴾ کو ﴿نَسِيَ﴾ پڑھنا۔

③ کسی حرف کو اس کی اصل مقدار سے بڑھا کر پڑھنا، جیسے: ﴿قَالَ﴾ کو ﴿قَالَا﴾ پڑھنا۔

4. متحرک حرف کو ساکن اور ساکن حرف کو متحرک پڑھنا، جیسے: ﴿حَسَدًا﴾ کو ﴿حَسْدًا﴾ اور ﴿جَعَلْنَا﴾ کو ﴿جَعَلَنَا﴾ پڑھنا۔

5. مشدد حرف کو مخفف پڑھنا اور مخفف حرف کو مشدد پڑھنا، جیسے: ﴿اُعِدَّتْ﴾ کو ﴿اُعِدَتْ﴾ اور ﴿تَصِفُ﴾ کو ﴿تَصِفُّ﴾ پڑھنا۔

لحن جلی کا حکم: لحن جلی کا ارتکاب بالاتفاق حرام ہے، چاہے جان بوجھ کر ہو یا سستی و کاہلی سے، دونوں صورتوں میں گناہ گار ہوگا۔

لحن خفی

لحن خفی: لغوی معنی ہیں ''پوشیدہ اور چھپی ہوئی غلطی''۔

اصطلاحی تعریف: تلاوت میں حسن پیدا کرنے والی صفاتِ عارضہ میں غلطی کرنا، جیسے غنہ کی جگہ غنہ نہ کرنا یا جہاں غنہ نہیں کرنا وہاں غنہ کر دینا، اسی طرح پُر پڑھے جانے والے حرف کو باریک پڑھنا یا باریک پڑھے جانے والے حرف کو پُر پڑھ دینا۔

لحن خفی کا حکم: جمہور قراء اسے مکروہ کہتے ہیں، جبکہ بعض قراء حرام کہتے ہیں۔

سوالات وتدریبات

1. لحن کا لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کریں؟
2. لحن جلی کسے کہتے ہیں؟
3. لحن جلی کی اقسام لکھیں اور ہر قسم کی ایک مثال دیں؟
4. لحن جلی کا حکم بیان کریں؟
5. لحن خفی کسے کہتے ہیں؟
6. لحن خفی کا کیا حکم ہے؟
7. لحن جلی اور لحن خفی کی تین تین مثالیں اپنی کاپی پر لکھیں۔

درج ذیل خالی جگہیں مناسب لفظ سے پُر کریں:

- قرآن مجید کو قواعدِ تجوید کے .... پڑھنا۔ (خلاف ، مطابق)
- تلاوت میں حسن پیدا کرنے والی .... میں غلطی کرنا۔

(صفاتِ لازمہ، صفاتِ عارضہ)

- لحن جلی کا ارتکاب بالاتفاق .... ہے۔(حلال،مکروہ، حرام)
- کسی حرف کو اس کی اصل .... سے بڑھا کر پڑھنا۔(مقدار،جگہ)
- لحن کے لغوی .... ہیں: غلطی کرنا۔(مطلب، معنی)
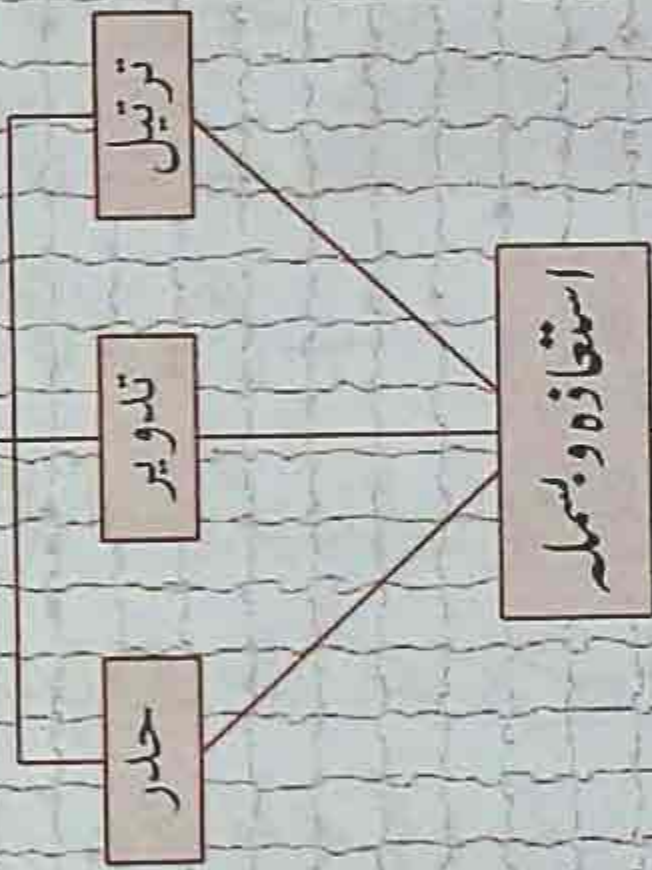
مراتبِ تلاوت
ترتیل
تدویر
حدر
استعاذہ وبسملہ
آغازِ سورت سے تلاوت
درمیان سورت سے تلاوت
(استعاذہ ضروری اور بسملہ میں اختیار ہے)
دورانِ تلاوت سورت کی ابتدا ہو
سورۂ توبہ کے علاوہ کسی اور سورت سے آغاز ہو
(استعاذہ و بسملہ دونوں ضروری ہیں)
سورۂ توبہ سے آغاز ہو
(صرف استعاذہ ضروری ہے)
سورۂ توبہ کے علاوہ کوئی اور سورت ہو
(صرف بسملہ ضروری ہے)
سورۂ توبہ کا آغاز ہو
فصل
وصل
سکتة
نقشہ : 1

سبق 4

اِسْتِعَاذَہ اور بَسْمَلَہ کا بیان

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھنے کو استعاذہ اور بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھنے کو بَسْمَلَہ کہتے ہیں۔قرآن کریم کی تلاوت شروع کرنے سے پہلے کہیں استعاذہ اور بَسْمَلَہ دونوں ضروری ہیں۔کہیں استعاذہ ضروری ہے اور بَسْمَلَہ میں اختیار ہے۔ اور دورانِ تلاوت کہیں صرف بَسْمَلَہ ضروری ہے اور کہیں دونوں نہیں پڑھے جائیں گے۔اس لحاظ سے تلاوت کی چار صورتیں بنتی ہیں:

1. تلاوت کسی سورت کے آغاز سے شروع ہو تو استعاذہ اور بَسْمَلَہ دونوں ضروری ہیں، جیسے: ﴿ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ وَالْعَصْرِ ۝ ﴾۔
2. تلاوت کسی سورت کے درمیان سے شروع ہو تو استعاذہ ضروری ہے، جبکہ بَسْمَلَہ میں اختیار ہے، جیسے: ﴿ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ .... ﴾
3. دورانِ تلاوت کوئی سورت شروع ہو جائے تو صرف بَسْمَلَہ پڑھنا ضروری ہے، سوائے سورۂ توبہ کے، جیسے: ﴿ نَارٌ حَامِيَةٌ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۝ ﴾۔
4. دورانِ تلاوت سورۂ توبہ آجائے تو وہاں تین طرح سے پڑھا جاسکتا ہے: (1) فصل (علیحدہ علیحدہ) کر کے پڑھنا۔ (2) وصل (ملا) کر کے پڑھنا۔ (3) سکتہ کے ساتھ پڑھنا۔لیکن

اگر تلاوت کا آغاز ہی سورۂ توبہ سے ہو تو صرف استعاذہ پڑھا جائے اور بَسْمَلَہ نہ پڑھا جائے۔

تلاوتِ قرآن کے مراتب

1. **تَرْتِیل**: قرآن کریم کو بہت ٹھہر ٹھہر کر اطمینان کے ساتھ مخارج اور صفات کا خیال رکھتے ہوئے پڑھنا، جیسے مشق کرتے ہوئے یا کسی محفل اور جلسے میں پڑھا جاتا ہے۔ اس طرح پڑھنے کو **تحقیق** بھی کہا جاتا ہے۔
2. **تَدْوِیر**: قرآن کریم کو قواعدِ تجوید کا خیال رکھتے ہوئے ترتیل سے قدرے تیز پڑھنا، جیسے جہری نمازوں میں قراءت کی جاتی ہے۔
3. **حَدْر**: قرآن کریم کو تجوید کے ساتھ تدویر سے کچھ تیز پڑھنا، جیسے نمازِ تراویح میں اور دَور کرتے ہوئے پڑھا جاتا ہے۔

سوالات وتدریبات

1. استعاذہ اور بَسْمَلَہ کسے کہتے ہیں؟
2. دورانِ تلاوت سورۂ توبہ آجائے تو وہاں کتنے طریقوں سے پڑھا جا سکتا ہے؟
3. تلاوتِ قرآن کے کتنے مراتب ہیں؟ اپنے الفاظ میں بیان کریں۔
4. تلاوت کی کس صورت میں استعاذہ ضروری ہے اور بَسْمَلَہ میں اختیار ہے؟
5. آغازِ تلاوت کی پہلی اور تیسری صورت کون سی ہے، وضاحت کریں؟

کالم الف کو کالم ب سے ملائیں کہ جملہ مکمل ہو جائے۔

کالم الف	کالم ب
1 کہیں استعاذہ ضروری ہے	صرف بَسْمَلَہ ضروری ہے، سوائے سورۂ توبہ کے۔
2 اس لحاظ سے تلاوت کی	اور بَسْمَلَہ میں اختیار ہے۔
3 قرآن کریم کو قواعدِ تجوید کا خیال رکھتے ہوئے	دَور کرتے ہوئے پڑھا جاتا ہے۔
4 جیسے نمازِ تراویح میں اور	ترتیل سے قدر تیز پڑھنا۔
5 دورانِ تلاوت کوئی سورت شروع ہو جائے تو	چار صورتیں بنتی ہیں۔

تجوید القرآن
مخارج
صفات
وقف
جوف
حلق
لسان
شفتان
خیشوم
بالسکون
بالاسکان
بالابدال
بالروم
بالاشمام
لازمہ
عارضہ
متضادہ
غیر متضادہ
نقشہ: 2

سبق 5
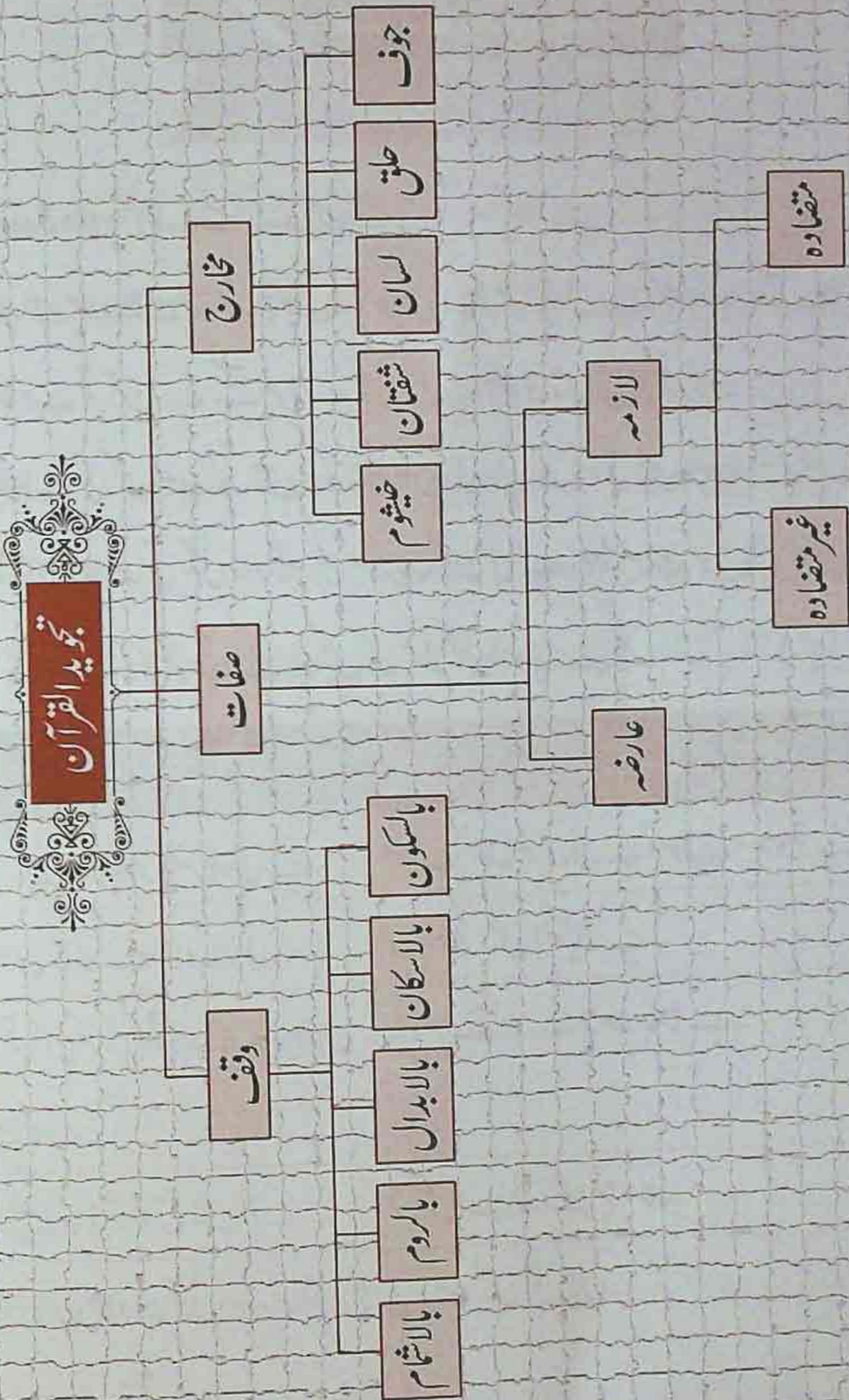
حروف کے مخارج کا بیان

مخارج، مخرج کی جمع ہے، جس کے لغوی معنی ہیں: ''نکلنے کی جگہ''۔

اصطلاحی تعریف: حرف کو ادا کرتے وقت جس جگہ آواز ٹھہرے اور اس سے ایک حرف دوسرے حرف سے جدا ہو جائے، اسے مخرج کہتے ہیں۔

دانتوں کا بیان

اکثر مخارج کا تعلق دانتوں کے ساتھ ہے، اس لیے مخارج بیان کرنے سے پہلے دانتوں کے نام بیان کیے جاتے ہیں تاکہ مخارج سمجھنے میں مشکل پیش نہ آئے۔ انسان کے منہ میں 32 دانت ہوتے ہیں، 16 اوپر اور 16 نیچے۔ ان میں سے 12 دانت اور 20 داڑھیں ہیں۔

دانتوں کے ناموں کی تفصیل

نام	تفصیل
ثَنَایَا	سامنے والے چار دانتوں کو ''ثنایا'' کہتے ہیں۔ اوپر والے دو دانتوں کو ثَنَایَا عُلْیَا اور نیچے والے دو دانتوں کو ثَنَایَا سُفْلٰی کہتے ہیں۔

رَبَاعِی	ثنایا کے ساتھ اوپر نیچے دائیں بائیں ایک ایک دانت کو ''رباعی'' کہتے ہیں۔ان چاروں کو رَبَاعِیَات یا قَوَاطِع بھی کہتے ہیں۔
اَنْیَاب	رباعی کے ساتھ اوپر نیچے دائیں بائیں ایک ایک دانت کو ''انیاب'' کہتے ہیں۔ان چاروں کو کَوَاسِر بھی کہتے ہیں۔
ضَوَاحِک	انیاب کے ساتھ اوپر نیچے دائیں بائیں ایک ایک دانت۔ان چار دانتوں کو ''ضَوَاحِک'' کہتے ہیں۔
طَوَاحِن	ضواحک کے ساتھ اوپر نیچے دائیں بائیں تین تین دانت۔ان بارہ دانتوں کو ''طَوَاحِن'' کہتے ہیں۔
نَوَاجِذ	طواحن کے ساتھ اوپر نیچے دائیں بائیں ایک ایک دانت۔ان چاروں کو ''نَوَاجِذ'' کہتے ہیں۔

ضواحک ، طواحن اور نواجذ کو اَضْرَاس اور ضُرُوْس (داڑھیں) بھی کہتے ہیں۔ان کے علاوہ باقی سارے دانت ہیں جنھیں اَسْنَان کہتے ہیں۔

دانت
دانت 12
داڑھیں 20
ثنایا 4
رباعی 4
انیاب 4
ضواحک 4
طواحن 12
نواجذ 4
ثنایا علیا 2
ثنایا سفلی 2
أنیاب
رَباعی
ثنایا عُلیا
أضراس
ضَواحِك
طَواحن
نَواجِذ
أضراس
رأس اللسان
طرف اللسان
طرف اللسان
حافة اللسان
حافة اللسان
وسط اللسان
أقصٰی لسان
لہات
نقشہ : 3

مخارج
جوفِ دہن (منہ کا خالی حصہ)
(1 مخرج، 3 حروف)
ا، و، ی
جب مدہ ہوں
حلق (گلا)
(3 مخرج، 6 حروف)
اقصیٰ حلق
ء، ہ
وسط حلق
ع، ح
ادنیٰ حلق
غ، خ
لسان (زبان)
(10 مخرج، 18 حروف)
شفتان (دونوں ہونٹ)
(2 مخرج، 4 حروف)
ثنایا علیا کا کنارہ اور نچلے ہونٹ کے وسط سے ف
دونوں ہونٹ
انضمام الشفتین (ہونٹوں کو گول کرنے سے) و
اتصال الشفتین (ہونٹوں کو ملانے سے)
تری والے حصے سے ب
خشکی والے حصے سے م
خیشوم (ناک کی ہڈی)
(1 مخرج)
غنہ
اقصیٰ لسان (زبان کا آخری حصہ)
ق، ك
حافۃ اللسان (زبان کی کروٹ)
ض
وسط اللسان (زبان کا درمیان)
ج، ش، ي
طرف اللسان (زبان کا کنارہ)
ل، ن، ر
رأس اللسان (زبان کی نوک)
ط، د، ت
ظ، ذ، ث
ص، ز، س
نقشہ: 4

مخارج کی تفصیل

	مخرج	
1 ا، و، ی (جب مدہ ہوں، دیکھیے صفحہ: 63)	جوفِ دہن (منہ کے خالی حصے) سے ادا ہوتے ہیں۔ ان تینوں حرفوں کو مخرج کے اعتبار سے جَوْفِیَة کہتے ہیں۔	
2 ء، ہ	اقصیٰ حلق (حلق کا وہ حصہ جو سینے کے قریب ہے اس) سے ادا ہوتے ہیں۔	
3 ع، ح	وسطِ حلق (حلق کے درمیانی حصے) سے ادا ہوتے ہیں۔	
4 غ، خ	ادنیٰ حلق (حلق کا وہ حصہ جو منہ کے قریب ہے اس) سے ادا ہوتے ہیں۔ ان چھ حروف: (ء، ہ، ع، ح، غ، خ) کو مخرج کے اعتبار سے حَلْقِیَة کہتے ہیں۔	
5 ق	زبان کی جڑ اور کوے کے بالمقابل تالو سے ادا ہوتا ہے۔	
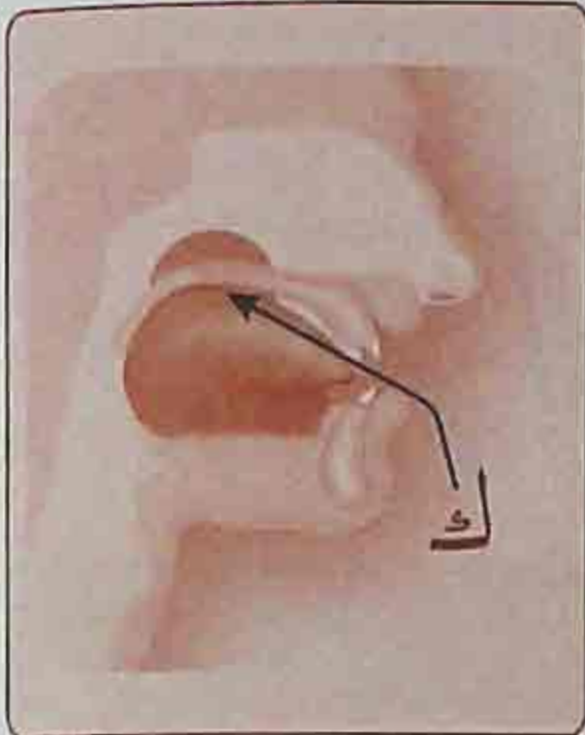
نمبر	حرف	بیان
6	ك	کوے کے بالمقابل ہی سے منہ کی جانب ذرا نیچے ہٹ کر زبان کی جڑ اور تالو سے ادا ہوتا ہے۔ان دونوں حرفوں (ق ، ك) کو مخرج کے اعتبار سے **لَهَوِيَة** کہتے ہیں۔
7	ج، ش، ی (یا جب متحرک ولین ہو، دیکھیے صفحہ: 63)	زبان کا درمیانی حصہ اور اس کے مقابل تالو سے ادا ہوتے ہیں۔ان تینوں حرفوں کو مخرج کے اعتبار سے **شَجْرِيَة** کہتے ہیں۔
8	ض	زبان کی کروٹ جب اوپر (دائیں یا بائیں جانب) والی پانچ داڑھوں کی جڑ سے لگے تو یہ حرف ادا ہوتا ہے، اسے مخرج کے اعتبار سے **حَافِيَة** کہتے ہیں۔
9	ل	زبان کا کنارہ جب ثنایا، رباعی، انیاب اور ضواحک کے مسوڑھوں سے لگے تو یہ حرف ادا ہوتا ہے۔
10	ن	زبان کا کنارہ جب ثنایا، رباعی اور انیاب کے مسوڑھوں سے لگے تو یہ حرف ادا ہوتا ہے۔
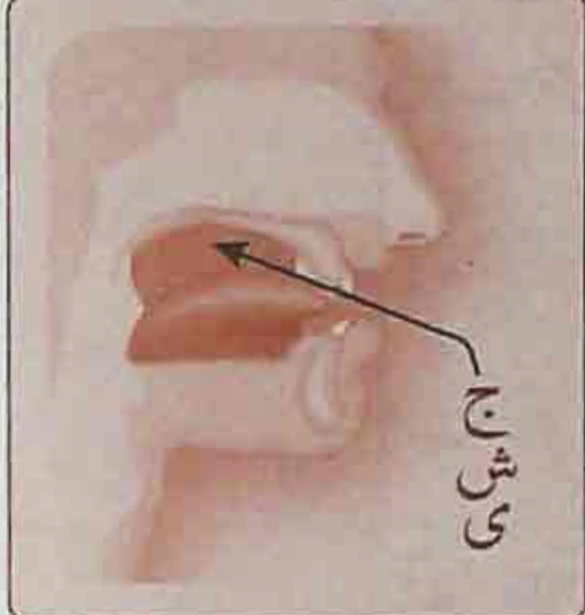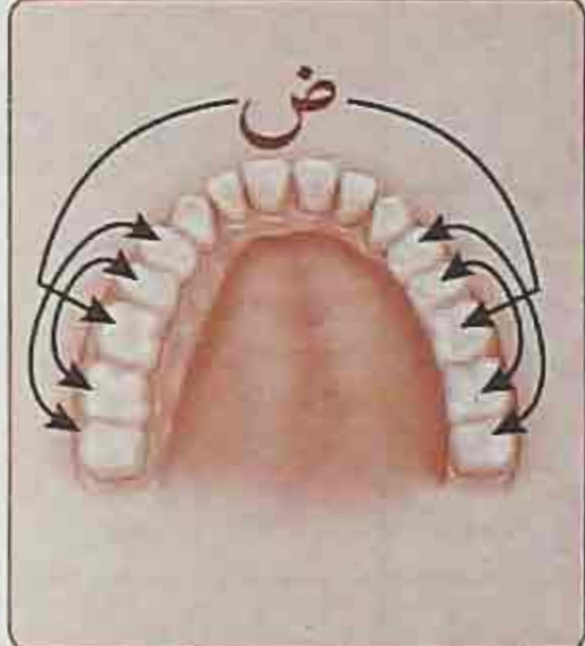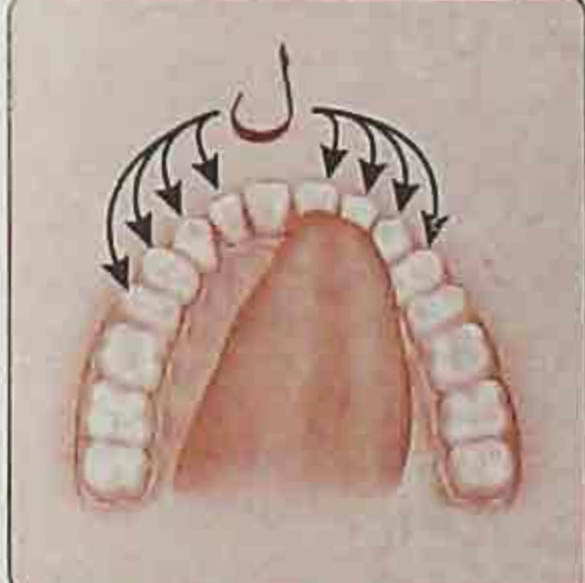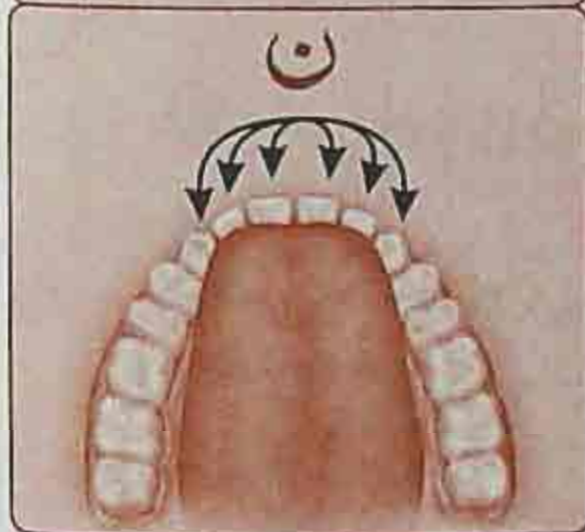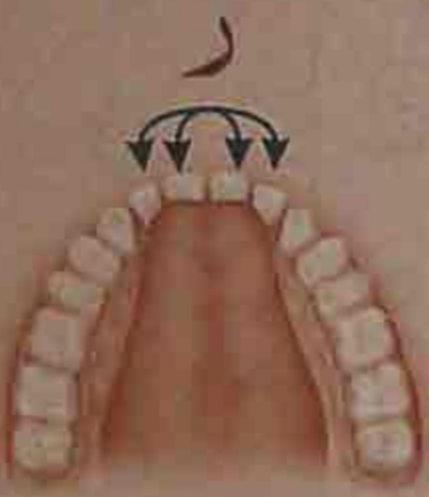
حرف	بیان	شکل
⑪ ر	زبان کا کنارہ جب پشتِ زبان کے ساتھ ساتھ ثنایا اور رباعی کے مسوڑھوں سے لگے تو یہ حرف ادا ہوتا ہے۔ لام، نون اور را کو مخرج کے اعتبار سے **طَرَفِيَة** کہتے ہیں۔	ر
⑫ ط، د، ت	زبان کی نوک جب ثنایا علیا کی جڑ سے لگے تو یہ حروف ادا ہوتے ہیں۔ان تینوں حرفوں کومخرج کے اعتبار سے **نِطَعِيَة** کہتے ہیں۔	ط د ت
⑬ ظ، ذ، ث	زبان کی نوک جب ثنایا علیا کے کنارے سے لگے تو یہ حروف ادا ہوتے ہیں۔ان تینوں حرفوں کومخرج کے اعتبار سے **لِثَوِيَة** کہتے ہیں۔	ظ ذ ث
⑭ ص، ز، س	زبان کی نوک جب ثنایا سفلی کے کنارے سے لگنے کے ساتھ ساتھ کچھ ثنایا علیا کے کنارے سے بھی لگے تو یہ حروف ادا ہوتے ہیں۔ان تینوں حرفوں کو مخرج کے اعتبار سے **اَسَلِيَة** اور **صَفِيْرِيَة** کہتے ہیں۔	ص ز س
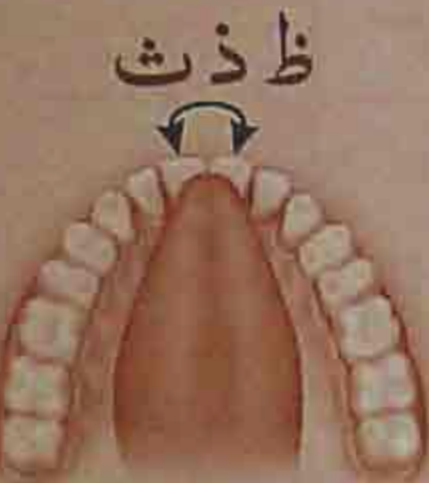
15 ف	ثنایا علیا کا کنارہ جب نیچے والے ہونٹ کے تری والے حصے سے لگے تو یہ حرف ادا ہوتا ہے۔	
16 ب، م، و (واو جب متحرک ولین ہو، دیکھیے صفحہ: 63)	دونوں ہونٹوں سے ادا ہوتے ہیں۔ با دونوں ہونٹوں کے تری والے حصے سے، میم دونوں ہونٹوں کے خشکی والے حصے سے اور واو دونوں ہونٹوں کو کچھ گول کرنے سے ادا ہوتی ہے ۔ان چاروں حرفوں: (ف، ب، م، و) کو مخرج کے اعتبار سے شَفوِیَة کہتے ہیں۔	
17 غنہ	یہ ناک کی جڑ سے ادا ہوتا ہے۔ ناک کی جڑ کو عربی میں ''خیشوم'' کہتے ہیں۔	

حرکاتِ ثلاثہ کے مخارج

1. زبر کا مخرج: منہ کے سیدھا کھلنے اور آواز سے ادا ہوتی ہے۔
2. زیر کا مخرج: منہ کے نیچے کی طرف کھلنے اور آواز سے ادا ہوتی ہے۔
3. پیش کا مخرج: ہونٹوں کو گول کرنے اور آواز سے ادا ہوتی ہے۔

سوالات وتدریبات

(ا) مناسب لفظ کا انتخاب کر کے خالی جگہ پُر کریں:

1. انسان کے منہ میں.........دانت ہوتے ہیں۔ (32-34)
2. مخارج، مخرج کی جمع ہے جس کے ....معنی ہیں: ''نکلنے کی جگہ''
(لغوی، اصطلاحی)
3. ضواحک، طواحن اور نواجذ کو ....بھی کہتے ہیں۔ (اضراس، اسنان)
4. واو دونوں ہونٹوں کو کچھ ....کرنے سے ادا ہوتی ہے۔ (گول، بند)

(ب) درست کے سامنے (✓) اور غلط کے سامنے (x) لگائیں۔

- سامنے والے چار دانتوں کو رباعی کہتے ہیں۔
- زبان کا درمیانی حصہ اور اس کے مقابل تالو سے ج، ش، ی ادا ہوتے ہیں۔
- ظ، ذ، ث کو مخرج کے اعتبار سے نِطَعِیَہ کہتے ہیں۔
- منہ کے سیدھا کھلنے اور آواز سے زیر ادا ہوتی ہے۔
- ناک کی جڑ کو عربی میں ''خیشوم'' کہتے ہیں۔

(ج) درج ذیل سوالوں کے جواب دیں:

- مخرج کی اصلاحی تعریف بیان کریں۔
- ض کا مخرج بیان کریں۔
- حروفِ مدیہ کسے کہتے ہیں اور ان کا مخرج کیا ہے؟
- حروفِ لین کسے کہتے ہیں؟

صفات
عارضہ
لازمہ
تفخیم
ترقیق
ادغام
اقلاب
اخفاء
غنہ
صلہ
تسہیل
ابدال
حذف
مدفرعی
غیر متضادہ
متضادہ
قلقلہ
صفیر
لین
تفشی
تکریر
استطالت
انحراف
غنہ
جہر 19 حروف
ہمس حَثَّهُ شَخْصٌ فَسَكَتَ
رخوت 16 حروف
شدت أَجِدُ قَطٍ بَكَتَ
توسط لِنْ عُمَرَ
استفال 22 حروف
استعلاء خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ
انفتاح 25 حروف
اطباق ص،ض،ط،ظ
اذلاق 23 حروف
اصمات فَرَّ مِنْ لُبِّ

نقشہ : 5

سبق 6
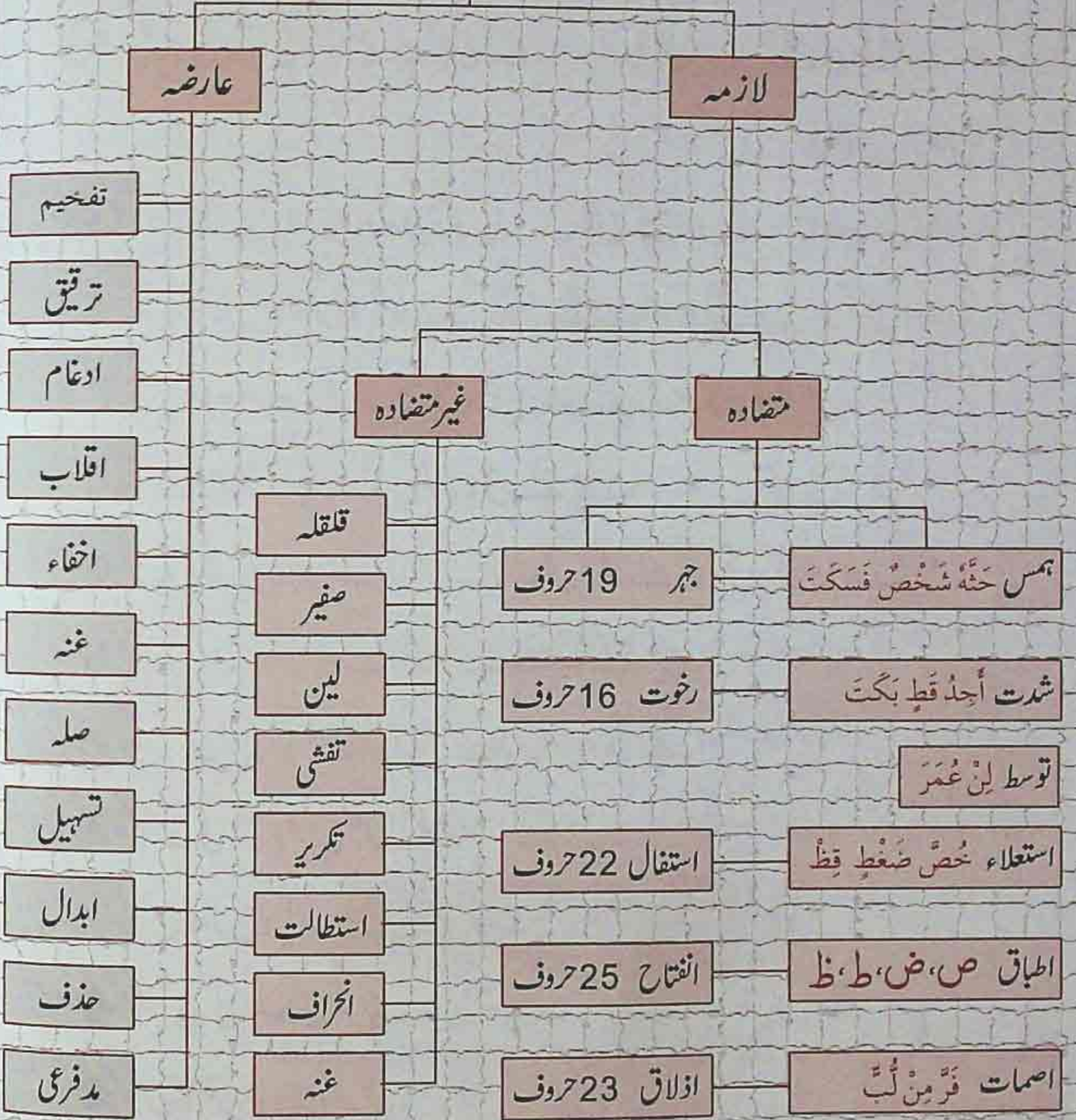
حروف کی صفات کا بیان

صفات، صفت کی جمع ہے۔اس کے لغوی معنی ہیں ''حالت اور کیفیت''۔

اصطلاحی تعریف: حرف کو مخرج سے ادا کرتے وقت جو حالت اور کیفیت حرف کو پیش آتی ہے، اسے صفت کہتے ہیں، جیسے آواز کا بلند یا پست ہونا اور موٹا یا باریک ہونا۔

صفات کی دو قسمیں ہیں: 1 صفاتِ لازمہ 2 صفاتِ عارضہ

1 **صفاتِ لازمہ:** ایسی صفات کو کہتے ہیں جو حروف میں ہمیشہ اور ہر حال میں پائی جاتی ہیں۔اگر وہ صفات حرف میں ادا نہ ہوں تو وہ حرف کسی دوسرے حرف سے بدل جاتا ہے یا ناقص ادا ہوتا ہے، جیسے: **س** اور **ص**۔ **ص** میں دو صفتیں (اِطباق اور استعلاء) پائی جاتی ہیں۔اگر یہ صفات ادا نہ ہوں تو **ص**، **س** سے بدل جائے گا۔

صفاتِ لازمہ کی دو قسمیں ہیں: 1 صفاتِ لازمہ متضادہ 2 صفاتِ لازمہ غیر متضادہ

1 **صفاتِ لازمہ متضادہ:** مقابل کی ایسی دو صفات کو کہتے ہیں جو بیک وقت کسی حرف میں جمع نہیں ہو سکتیں، لیکن ان میں سے ایک ہر حرف میں لازمی طور پر پائی جاتی ہے۔

صفاتِ لازمہ متضادہ 10 ہیں۔

صفاتِ لازمہ متضادہ کی اقسام

1 **ہمس:** لغوی معنی ہیں ''پستی / ضعف''۔جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے، انھیں

ادا کرتے وقت آواز ان کے مخرج میں ایسی کمزوری اور پستی سے ٹھہرے کہ سانس جاری رہے۔ یہ دس حروف ہیں: حَثَّهٗ شَخْصٌ فَسَكَتَ. انھیں مَهْمُوْسَه کہتے ہیں۔

2. جہر: لغوی معنی ہیں "بلندی / قوت"۔ اس صفت والے حروف کو ادا کرتے وقت آواز ان کے مخرج میں ایسی بلندی اور قوت کے ساتھ ٹھہرے کہ سانس بند ہو جائے، انھیں مَجْهُوْرَه کہا جاتا ہے۔ مَهْمُوْسَه کے علاوہ باقی 19 حروف مَجْهُوْرَه ہیں، جن کا مجموعہ ہے: عَظُمَ، وَزْنُ قَارِئٍ، ذِیْ غَضٍّ، جَدِّ طَلَبٍ.

3. شدت: لغوی معنی ہیں "سختی"۔ اس صفت والے حروف کو ادا کرتے وقت آواز ان کے مخرج میں ایسی سختی کے ساتھ ٹھہرے کہ آواز بند ہو جائے۔ یہ آٹھ حروف ہیں: اَجِدُ قَطٍ بَكَتْ. انھیں شَدِیْدَه کہتے ہیں۔

- توسط: لغوی معنی ہیں "درمیان"۔ اس صفت والے حروف کو ادا کرتے وقت آواز ان کے مخرج میں نہ تو بالکل بند ہوتی ہے اور نہ جاری ہی رہتی ہے بلکہ درمیانی حالت ہوتی ہے۔ یہ پانچ حروف ہیں: لِنْ عُمَرَ. انھیں مُتَوَسِّطَه کہتے ہیں۔

4. رِخوت: لغوی معنی ہیں "نرمی"۔ اس صفت والے حروف کو ادا کرتے وقت آواز ان کے مخرج میں ایسی نرمی کے ساتھ ٹھہرے کہ آواز جاری رہے، انھیں رِخوه کہا جاتا ہے۔ شدیدہ اور متوسطہ کے علاوہ باقی 16 حروف رِخوہ ہیں، ان کا مجموعہ ہے: خُذْ غَثَّ حَظٍّ، فُضَّ شَوْصٍ، زِیَّ سَاهٍ.

5. اِسْتِعْلَاء: لغوی معنی ہیں "بلندی کی طرف اٹھنا"۔ اس صفت والے حروف کو ادا کرتے وقت زبان کی جڑ تالو کی طرف اٹھتی ہے جس کی وجہ سے یہ حروف پُر (موٹے) پڑھے جاتے ہیں۔ یہ سات حروف ہیں: خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ. انھیں مُسْتَعْلِیَه کہتے ہیں۔

6. اِسْتِفَال: لغوی معنی ہیں "نیچے رہنا"۔ اس صفت والے حروف کو ادا کرتے وقت

زبان کی جڑ تالو کی طرف نہیں اٹھتی جس کی وجہ سے یہ حروف باریک پڑھے جاتے ہیں، انھیں **مُسْتَفِلَه** کہا جاتا ہے۔ **مُسْتَعْلِيَه** کے علاوہ باقی 22 حروف **مُسْتَفِلَه** ہیں، ان کا مجموعہ ہے: **ثَبَتَ عِزُّ مَنْ يُّجَوِّدُ حَرْفَهٗ اِذْ سَلَّ شَكًّا.**

7. **اِطباق**: لغوی معنی ہیں "لپٹنا"۔ اس صفت والے حروف کو ادا کرتے وقت زبان کا درمیان تالو سے لپٹ جاتا ہے جس کی وجہ سے یہ حروف خوب پُر ہو جاتے ہیں۔ یہ چار حروف ہیں: **صَظْ، طَضْ.** انھیں **مُطْبِقَه** کہتے ہیں۔

8. **اِنفتاح**: لغوی معنی ہیں "جدا رہنا"۔ اس صفت والے حروف کو ادا کرتے وقت زبان کا درمیان تالو سے جدا رہتا ہے جس کی وجہ سے یہ حروف باریک پڑھے جاتے ہیں، انھیں **مُنْفَتِحَه** کہا جاتا ہے۔ **مُطْبِقَه** کے علاوہ باقی 25 حروف **مُنْفَتِحَه** ہیں، جن کا مجموعہ ہے: **مَنْ اَخَذَ وَجَدَ سَعَةً فَزَكَا حَقٌّ لَّهٗ شُرْبُ غَيْثٍ.**

9. **اِذلاق**: لغوی معنی ہیں "پھسلنا"۔ اس صفت والے حروف ہونٹوں اور زبان کے کنارے سے بڑی آسانی اور جلدی سے ادا ہو جاتے ہیں۔ یہ چھ حروف ہیں: **فَرَّ مِنْ لُّبٍّ.** انھیں **مُذْلِقَه** کہتے ہیں۔

10. **اِصمات**: لغوی معنی ہیں "روکنا"۔ اس صفت والے حروف اپنے مخرج سے مضبوطی اور گرانی سے ادا ہوتے ہیں، انھیں **مُصْمِتَه** کہا جاتا ہے۔ **مُذْلِقَه** کے علاوہ باقی 23 حروف **مُصْمِتَه** ہیں، ان کا مجموعہ یہ ہے: **جُزْ غَشَّ سَاخِطٍ صِدْثِقَةً اِذْ وَعْظُهٗ يَحُضُّكَ**

صفاتِ لازمہ غیر متضادہ

صفاتِ لازمہ غیر متضادہ: وہ صفات ہیں جو حروف میں لازمی طور پر پائی جاتی ہیں مگر وہ

اپنے مفہوم کے اعتبار سے ایک دوسرے سے جدا ہوتی ہیں اور ان میں تقابل نہیں ہوتا۔

صفاتِ لازمہ غیر متضادہ آٹھ ہیں:

1. **قلقلہ**: لغوی معنی ہیں ''حرکت دینا / ہلانا''۔ اس صفت والے حروف کو ادا کرتے وقت حالتِ سکون میں ان کے مخرج کو حرکت ہو جاتی ہے۔ یہ پانچ حروف ہیں: **قُطُبُ جَدٍّ**. انھیں **مُقَلْقَلَه** کہتے ہیں۔
2. **صفیر**: لغوی معنی ہیں ''سیٹی''۔ اس صفت والے حروف اپنے مخرج سے تیز سیٹی کی طرح نکلتے ہیں۔ یہ تین حروف ہیں: **ص**، **ز**، **س**۔ انھیں **صَفِيْرِيَه** کہتے ہیں۔
3. **لین**: لغوی معنی ہیں ''نرمی''۔ اس صفت والے حروف اپنے مخرج سے اتنی نرمی کے ساتھ ادا ہوتے ہیں کہ زبان پر کوئی بوجھ نہیں پڑتا۔ یہ دو حرف ہیں: واو اور یا، جبکہ لین ہوں۔ (واو اور یا ساکن سے پہلے فتحہ ہو)
4. **اِنحراف**: لغوی معنی ہیں '' پلٹنا / مائل ہونا''۔ اس صفت والے حروف کو ادا کرتے وقت زبان کا کنارہ دوسرے حرف کے مخرج کی طرف پھر جاتا ہے، یعنی لام کو ادا کرتے وقت زبان کا کنارہ را کے مخرج کی طرف اور را کو ادا کرتے وقت زبان کا کنارہ لام کے مخرج کی طرف پھر جاتا ہے۔ یہ صفت انھی دو حروف (**ل** اور **ر**) میں پائی جاتی ہے۔
5. **تفشی**: لغوی معنی ہیں ''پھیلنا / منتشر ہونا''۔ اس صفت والے حرف کو ادا کرتے وقت آواز اس کے مخرج میں پھیل جاتی ہے۔ یہ صفت صرف **ش** میں پائی جاتی ہے۔
6. **غنہ**: لغوی معنی ہیں ''ناک کی ہڈی میں گنگناہٹ کرنا''۔ یہ نون اور میم کی ذاتی صفت ہے جو ہر حال میں پائی جاتی ہے۔ جب ان حروف کو ان کے مخرج سے ادا کیا جاتا

ہے تو آواز بغیر کسی ارادے کے ناک میں چلی جاتی ہے، اس حالت میں انھیں حروف اَغنّ کہتے ہیں۔

7. تکریر: لغوی معنی ہیں ''بار بار ہونا''۔ اس صفت والے حرف کو ادا کرتے وقت زبان کی تھرتھراہٹ کی وجہ سے آواز میں تکرار کی مشابہت پائی جاتی ہے۔ یہ صفت صرف ر میں پائی جاتی ہے۔

8. استطالت: لغوی معنی ہیں '' لمبا کرنا''۔ اس صفت والے حرف کو ادا کرتے وقت مخرج کے شروع سے مخرج کے آخر تک آواز لمبی رہتی ہے۔ یہ صفت صرف ض میں پائی جاتی ہے

ہر حرف میں کم از کم پانچ صفات اور زیادہ سے زیادہ سات صفات پائی جاتی ہیں۔

حروف میں پائی جانے والی صفات کی تفصیل

ا	جہر	رخوت	استفال	انفتاح	اِصمات		
ب	جہر	شدت	استفال	انفتاح	اِذلاق	قلقلہ	
ت	ہمس	شدت	استفال	انفتاح	اِصمات		
ث	ہمس	رخوت	استفال	انفتاح	اِصمات		
ج	جہر	شدت	استفال	انفتاح	اِصمات	قلقلہ	
ح	ہمس	رخوت	استفال	انفتاح	اِصمات		
خ	ہمس	رخوت	استعلاء	انفتاح	اِصمات		
د	جہر	شدت	استفال	انفتاح	اِصمات	قلقلہ	

ذ	جہر	رخوت	استفال	انفتاح	اِصمات		
ر	جہر	توسط	استفال	انفتاح	اِذلاق	انحراف	تکریر
ز	جہر	رخوت	استفال	انفتاح	اِصمات	صفیر	
س	ہمس	رخوت	استفال	انفتاح	اِصمات	صفیر	
ش	ہمس	رخوت	استفال	انفتاح	اِصمات	تفشی	
ص	ہمس	رخوت	استعلاء	اِطباق	اِصمات	صفیر	
ض	جہر	رخوت	استعلاء	اِطباق	اِصمات	استطالت	
ط	جہر	شدت	استعلاء	اِطباق	اِصمات	قلقلہ	
ظ	جہر	رخوت	استعلاء	اِطباق	اِصمات		
ع	جہر	توسط	استفال	انفتاح	اِصمات		
غ	جہر	رخوت	استعلاء	انفتاح	اِصمات		
ف	ہمس	رخوت	استفال	انفتاح	اِذلاق		
ق	جہر	شدت	استعلاء	انفتاح	اِصمات	قلقلہ	
ك	ہمس	شدت	استفال	انفتاح	اِصمات		
ل	جہر	توسط	استفال	انفتاح	اِذلاق	انحراف	
م	جہر	توسط	استفال	انفتاح	اِذلاق	غنہ	
ن	جہر	توسط	استفال	انفتاح	اِذلاق	غنہ	
و	جہر	رخوت	استفال	انفتاح	اِصمات	لین	
ہ	ہمس	رخوت	استفال	انفتاح	اِصمات		

ء	جہر	شدت	استفال	انفتاح	اِصمات		
ی	جہر	رخوت	استفال	انفتاح	اِصمات	لین	

سوالات وتدریبات

1. صفاتِ لازمہ کی تعریف بیان کریں۔
2. صفاتِ لازمہ غیر متضادہ کی تعریف بیان کریں۔
3. شدت اور رخوت کی درمیانی صفت کو کیا کہتے ہیں اور وہ کتنے حروف میں پائی جاتی ہے؟
4. صفاتِ لازمہ کی کتنی اقسام ہیں، ہر ایک کی تعریف لکھیں۔
5. صفاتِ لازمہ متضادہ کی اقسام تعریفات کے ساتھ بیان کریں۔

کالم الف کو کالم ب سے ملائیں کہ جملہ مکمل ہو جائے۔

کالم الف	کالم ب
1 حروف کو مخرج سے ادا کرتے وقت جو حالت اور کیفیت حرف کو پیش آتی ہے	اور زیادہ سے زیادہ سات صفات پائی جاتی ہیں۔
2 مقابل کی ایسی دو صفات کو کہتے ہیں	اسے صفت کہتے ہیں۔
3 مہموسہ کے علاوہ باقی	19 حروف مجہورہ ہیں۔
4 ہر حرف میں کم از کم پانچ صفات	جو بیک وقت کسی حرف میں جمع نہیں ہو سکتیں۔

تفخیم و ترقیق
ہمیشہ مفخم
کبھی مفخم اور کبھی مرقق
ہمیشہ مرقق
حروف مستعلیہ
الف، لام، را
بقیہ 19 حروف
را
لام
الف
الف سے پہلے مفخم حرف ہو تو
الف پر اور مرقق حرف ہو تو باریک
مفخم
مرقق
لام جلالہ سے پہلے زبر یا پیش ہو
لام جلالہ سے پہلے زیر ہو
مفخم 12 حالتوں میں
مرقق 7 حالتوں میں
مختلف فیہ
را پر زبر یا پیش ہو
را مشدد پر زبر یا پیش ہو
را ساکن سے پہلے زبر یا پیش ہو
را ساکن سے پہلے والا حرف ساکن
اس سے پہلے زبر یا پیش ہو
را ساکن سے پہلے کسرہ عارضی ہو
را ساکن سے پہلے کسرہ عارضی
دوسرے کلمہ میں ہو
را ساکن سے پہلے کسرہ اور بعد
میں حرف مستعلیہ اسی کلمہ میں ہو
جس را پر روم کے ساتھ وقف کیا جائے
را کے نیچے زیر ہو
را مشدد کے نیچے زیر ہو
را ساکن سے پہلے کسرہ اصلی ہو
را ساکن سے پہلے یا ساکن ہو
را ساکن سے پہلے والا حرف
ساکن اس سے پہلے زیر ہو
جس را پر امالہ کیا جائے
جس را پر روم کے ساتھ وقف کیا جائے
وقفاً وصلاً پُر یا باریک
مثلاً: فِرْقٍ
وقف کی صورت
میں پُر یا باریک
مثلاً: مِصْرَ، اَلْقِطْرِ وغیرہ
نقشہ: 6

سبق 7

صفاتِ عارضہ کا بیان

صفاتِ عارضہ: وہ صفات ہیں جو حروف میں کبھی پائی جاتی ہیں اور کبھی نہیں۔ ان صفات کے بغیر حرف ادا تو ہو جاتا ہے، لیکن اس کا حسن باقی نہیں رہتا۔ نیز صفاتِ عارضہ تمام حروف میں نہیں بلکہ بعض حروف میں پائی جاتی ہیں۔

حروفِ مُسْتَعْلِيَه ہر حال میں پُر (موٹے) پڑھے جاتے ہیں، جبکہ حروف مُسْتَفِلَه میں سے تین حروف ایسے ہیں جو کبھی پُر اور کبھی باریک پڑھے جاتے ہیں اور وہ یہ ہیں: ① لفظ اللہ کا لام ② را ③ الف

لامِ جلالہ (اَللّٰهُ) کی تَفْخِيم و تَرْقِيق کے قواعد

لفظ اللہ کے لام کی دو حالتیں ہیں: ① **تفخیم** ② **ترقیق**

① **تفخیم:** لفظ ﴿ اَللّٰهُ ﴾ اور ﴿ اَللّٰهُمَّ ﴾ کے لام سے پہلے اگر زبر یا پیش ہو تو اسے پُر (موٹا) پڑھا جائے گا، جیسے: ﴿ حَسْبِيَ اللّٰهُ ﴾، ﴿ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﴾، ﴿ سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ ﴾ ﴿ قَالُوا اللّٰهُمَّ ﴾ وغیرہ۔

② **ترقیق:** لفظ ﴿ اَللّٰهُ ﴾ اور ﴿ اَللّٰهُمَّ ﴾ کے لام سے پہلے اگر زیر ہو تو اسے باریک پڑھا جائے گا۔ زیر خواہ اسی کلمہ میں ہو، جیسے: ﴿ لِلّٰهِ ﴾ یا پہلے کلمہ کے آخر میں ہو،

جیسے: ﴿ بِسْمِ اللّٰهِ ﴾، ﴿ قُلِ اللّٰهُمَّ ﴾ وغیرہ۔

لام جلالہ کے پُر پڑھے جانے والی صورتوں کے علاوہ باقی تمام جگہوں میں ہر قسم کا لام باریک ہی پڑھا جائے گا، جیسے: ﴿ يُضِلُّ ﴾، ﴿ تَوَلّٰى ﴾، ﴿ يُصَلُّوْنَ ﴾ وغیرہ۔

را کی تفخیم و ترقیق کے قواعد

را کی تین حالتیں ہیں: 1 **تفخیم** 2 **ترقیق** 3 **مختلف فیه**

را بارہ حالتوں میں پُر اور سات حالتوں میں باریک پڑھی جاتی ہے، جبکہ سات کلمات میں مختلف فیہ ہے، یعنی اسے پُر اور باریک پڑھنا دونوں طرح درست ہے۔

را کی تفخیم کے قواعد

جن 12 حالتوں میں را پُر پڑھی جاتی ہے، وہ یہ ہیں:

1. را پر زبر یا دو زبر ہوں، جیسے: ﴿ رَفَعَ ﴾، ﴿ بَشَرًا ﴾ وغیرہ۔
2. را پر پیش یا دو پیش ہوں، جیسے: ﴿ رُسُلُ ﴾، ﴿ حُمُرٌ ﴾ وغیرہ۔
3. را مشدد پر زبر یا دو زبر ہوں، جیسے: ﴿ خَرَّ ﴾، ﴿ شَرًّا ﴾ وغیرہ۔
4. را مشدد پر پیش یا دو پیش ہوں، جیسے: ﴿ اَلْمَفَرُّ ﴾، ﴿ شَرٌّ ﴾ وغیرہ۔
5. را ساکن سے پہلے زبر ہو، جیسے: ﴿ حَرْثٌ ﴾ وغیرہ۔
6. را ساکن سے پہلے پیش ہو، جیسے: ﴿ بُرْهٰنٌ ﴾ وغیرہ۔
7. را ساکن سے پہلے کسرہ عارضی ہو، جیسے: ﴿ اِرْجِعْ ﴾ وغیرہ۔
8. را ساکن سے پہلے کسرہ دوسرے کلمہ میں ہو، جیسے: ﴿ رَبِّ ارْحَمْهُمَا ﴾ وغیرہ۔
9. را ساکن سے پہلے کسرہ اور بعد میں حرف مُسْتَعْلِيَه اسی کلمہ میں ہو، جیسے: ﴿ فِرْقَةٍ ﴾،

﴿ قِرْطَاسٍ ﴾ ، ﴿ اِرْصَادًا ﴾ ، ﴿ مِرْصَادًا ﴾ ۔

10. را ساکن سے پہلے والا حرف ساکن اور اس سے پہلے زبر ہو، جیسے: ﴿ وَالْفَجْرْ ﴾ وغیرہ۔

11. را ساکن سے پہلے والا حرف ساکن اور اس سے پہلے پیش ہو، جیسے: ﴿ غَفُوْرْ ﴾ وغیرہ۔

12. جس را پر روم کے ساتھ وقف کیا جائے، جیسے: ﴿ قَدِيْرٌ ﴾ وغیرہ۔

را کی ترقیق کے قواعد

درج ذیل سات حالتوں میں را باریک پڑھی جاتی ہے:

1. را کے نیچے زیر یا دو زیر ہوں، جیسے: ﴿ شَرِبَ ﴾ ، ﴿ شَجَرٍ ﴾ وغیرہ۔

2. را مشدد کے نیچے زیر یا دو زیر ہوں، جیسے: ﴿ اَلرِّجَالُ ﴾ ، ﴿ مُسْتَمِرٍّ ﴾ وغیرہ۔

3. را ساکن سے پہلے کسرہ ہو۔ اس را کو باریک پڑھنے کے لیے تین شرطیں ہیں:

   1. کسرہ اصلی ہو۔ 2. اسی کلمہ میں ہو۔ 3. بعد میں حرف مُسْتَعْلِيَه نہ ہو، جیسے:

   ﴿ فَاصْبِرْ ﴾ ، ﴿ شِرْعَةً ﴾ وغیرہ۔

4. را ساکن سے پہلے والا حرف ساکن اور اس سے پہلے زیر ہو، جیسے: ﴿ حِجْرْ ﴾ وغیرہ۔

5. را ساکن سے پہلے یا ساکن ہو، جیسے: ﴿ قَدِيْرْ ﴾ وغیرہ۔

6. جس را پر امالہ کیا جائے، جیسے: ﴿ مَجْرٖىهَا ﴾

7. جس را پر روم کے ساتھ وقف کیا جائے، جیسے: ﴿ وَالْفَجْرِ ﴾ وغیرہ۔

مختلف فیہ را کی حالتیں

سات کلمات میں را مختلف فیہ ہے، یعنی اسے وقف کی صورت میں پُر یا باریک دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں اور وہ یہ ہیں:

1. ﴿مِصْرَ﴾: سورۂ یوسف میں دو جگہ، سورۂ یونس میں ایک جگہ اور سورۂ زخرف میں ایک جگہ۔
2. ﴿فَاَسْرِ﴾: سورۂ ہود، فجر اور سورۂ دخان میں۔
3. ﴿اَسْرِ﴾: سورۂ طٰہٰ اور سورۂ شعراء میں۔
4. ﴿نُذُرِ﴾: سورۂ قمر میں چھ جگہ۔
5. ﴿يَسْرِ﴾: سورۂ فجر میں ایک جگہ۔
6. ﴿اَلْجَوَارِ﴾: سورۂ رحمٰن، سورۂ شوریٰ اور سورۂ تکویر میں۔
7. ﴿اَلْقِطْرِ﴾: سورۂ سبا میں ایک جگہ۔

﴿فِرْقٍ﴾ (شعراء) ایسا کلمہ ہے جس میں وقف اور وصل کی صورت میں تفخیم اور ترقیق دونوں جائز ہیں، جبکہ باقی کلمات میں جو اختلاف ہے وہ صرف وقف کی صورت میں ہے، وصل کی صورت میں نہیں۔

الف اگر پُر پڑھے جانے والے حروف کے بعد آئے تو پُر اور اگر باریک پڑھے جانے والے حروف کے بعد آئے تو باریک پڑھا جائے گا، جیسے: قَالَ، طَالَ وغیرہ۔

سوالات وتدریبات

1. صفاتِ عارضہ کون سی ہوتی ہیں؟
2. لفظ اللہ کے لام کی کتنی حالتیں ہیں، ان کی تعریف لکھیں اور ایک مثال بھی دیں؟
3. را کتنی حالتوں میں پُر اور کتنی حالتوں میں باریک پڑھی جاتی ہے؟
4. را کتنے کلمات میں مختلف فیہ ہے؟
5. الف کی تفخیم وترقیق کا قاعدہ کیا ہے؟

صحیح جواب کے سامنے (✓) اور غلط جواب کے سامنے (x) لگائیں۔

- حروفِ مستقلہ میں سے صرف پانچ حروف کبھی پُر اور کبھی باریک پڑھے جاتے ہیں۔
- صفاتِ عارضہ کے بغیر حرف ادا ہو جاتا ہے اور اس کا حسن باقی بھی رہتا ہے۔
- را بارہ حالتوں میں پُر اور سات حالتوں میں باریک پڑھی جاتی ہے۔
- را سے پہلے کسرہ ہو تو اسے باریک پڑھنے کے لیے چار شرطیں ہیں۔
- جس را پر رَوم کے ساتھ وقف کیا جائے وہ مختلف فیہ ہے۔

مناسب لفظ کا انتخاب کر کے خالی جگہ پُر کریں:

1. صفاتِ عارضہ وہ ہیں جو حروف میں .... پائی جاتی ہیں اور کبھی نہیں۔ (کبھی - ہر حال میں)
2. را ساکن سے پہلے کسرہ .... ہو تو اسے پُر پڑھا جاتا ہے۔ (اصلی - عارضی)
3. جس را پر رَوم کے ساتھ .... کیا جائے وہ باریک پڑھی جاتی ہے۔ (وصل - وقف)
4. را ساکن سے پہلے کسرہ اور بعد میں .... اسی کلمہ میں ہو۔ (حرف مستفلہ - مستعلیہ)
5. جس را پر .... کیا جائے اسے باریک پڑھا جاتا ہے۔ (امالہ - روم)

میم ساکن
اظہار
اخفاء
ادغام
میم ساکن کے بعد میم اور با کے علاوہ کوئی اور حرف آئے
میم ساکن کے بعد با آئے
میم ساکن کے بعد میم متحرک آئے
نون ساکن
اخفاء
اقلاب
ادغام
اظہار
نون ساکن وتنوین کے بعد حروف حلقی، حروف یرملون اور با کے علاوہ کوئی اور حرف آئے
نون ساکن وتنوین کے بعد با آئے
نون ساکن وتنوین کے بعد حروف یرملون میں سے کوئی حرف آئے
نون ساکن وتنوین کے بعد حرف حلقی آئے
تام
ناقص
ل اور را میں بغیر غنہ کے ادغام
ی، و، م، ن میں غنہ کے ساتھ ادغام
غنہ کے مقامات
نون ساکن وتنوین کے بعد حروف اخفاء میں سے کوئی حرف آئے
نون ساکن وتنوین کے بعد ی، و، م، ن میں سے کوئی حرف آئے
نون ساکن وتنوین اور میم ساکن کے بعد با متحرک آئے
میم ساکن کے بعد میم متحرک آئے
نون ومیم مشدد
نقشہ: 7

سبق 8

میم ساکن اور مشدد کے قواعد

میم مشدد پر ہر حال میں غنہ ہو گا۔ناک میں آواز لے جانے کو غنہ کہتے ہیں۔غنہ کی مقدار ایک الف کے برابر ہے، جیسے:﴿ عَمَّ ﴾وغیرہ۔

میم ساکن کے تین قواعد ہیں: 1 اِدغام 2 اِخفاء 3 اِظہار

1 اِدغام

ادغام: لغوی معنی ہیں ''داخل کرنا''۔

اصطلاحی تعریف: ایک حرف کو دوسرے حرف میں داخل کر کے اس طرح ادا کرنا کہ دونوں ایک ساتھ مشدد ادا ہوں۔

میم ساکن کے اِدغام کا قاعدہ: میم ساکن کے بعد اگر میم متحرک آجائے تو میم ساکن کو میم متحرک میں داخل کر کے غنہ کے ساتھ پڑھیں گے، جیسے:﴿ كَمْ مِّنْ ﴾ وغیرہ۔

اسے ''اِدغامِ شفوی'' کہتے ہیں۔

2 اِخفاء

اخفاء: لغوی معنی ہیں ''چھپانا''۔

اصطلاحی تعریف: میم ساکن کی آواز کو ناک میں چھپا کر غنہ کے ساتھ اظہار اور ادغام کی

درمیانی کیفیت میں ادا کرنا۔

میم ساکن پر اخفاء کا قاعدہ: میم ساکن کے بعد اگر **ب** متحرک آجائے تو میم ساکن کو اخفاء اور غنہ کے ساتھ پڑھیں گے، جیسے: ﴿ذٰلِكُمْ بِمَا﴾ وغیرہ۔ اسے ''اِخفائے شفوی'' کہتے ہیں۔

اِخفائے شفوی کا طریقہ: میم ساکن کو ادا کرتے وقت دونوں ہونٹوں کے خشکی والے حصے کو بڑی نرمی سے ملا کر خیشوم سے ایک الف کے برابر غنہ کے ساتھ ادا کیا جائے، پھر دونوں ہونٹوں کے کھلنے سے پہلے ہی تری والے حصے کو سختی سے ملا کر **ب** کو ادا کیا جائے۔

③ اِظہار

اِظہار: لغوی معنی ہیں ''ظاہر کرنا''۔

اصطلاحی تعریف: میم ساکن کو اس کے مخرج سے تمام صفات کے ساتھ غنہ کے بغیر ادا کرنا۔

میم ساکن کے اظہار کا قاعدہ: میم ساکن کے بعد اگر **ب** اور میم متحرک کے علاوہ کوئی اور حرف آجائے تو میم ساکن پر اظہار ہوگا، یعنی غنہ نہیں ہوگا، جیسے: ﴿اَلَمْ تَعْلَمْ﴾ وغیرہ۔ اسے ''اِظہارِ شفوی'' کہتے ہیں۔

سبق 9

نون ساکن ومشدد اور تنوین کے قواعد

وقف اور وصل دونوں حالتوں میں نون مشدد پر غنہ کرنا ضروری ہے، جیسے: ﴿اِنَّ﴾ وغیرہ۔

نون ساکن وتنوین کے چار قواعد ہیں: 1 اِظہار 2 اِدغام 3 اِقلاب 4 اِخفاء

1 اِظہار

اصطلاحی تعریف: نون ساکن وتنوین کو اس کے اصلی مخرج سے تمام صفات کے ساتھ غنہ کے بغیر ادا کرنا۔

نون ساکن وتنوین کے اظہار کا قاعدہ: نون ساکن وتنوین کے بعد اگر حروفِ حلقی میں سے کوئی حرف آئے تو وہاں اظہار ہوگا، یعنی غنہ نہیں ہوگا، جیسے: ﴿يَنْـَٔوْنَ﴾، ﴿مَنْ اٰمَنَ﴾، ﴿عَذَابًا اَلِيْمًا﴾ وغیرہ۔ اِسے "اظہارِ حلقی" کہتے ہیں۔ حروفِ حلقی چھ ہیں:

ء، ہ، ع، ح، غ، خ۔

2 اِدغام

نون ساکن وتنوین کے ادغام کا قاعدہ: نون ساکن وتنوین کے بعد اگر حروفِ يَرْمَلُوْنَ میں سے کوئی حرف آئے تو وہاں ادغام ہوگا۔ اس ادغام کی دو قسمیں ہیں:

① غنہ کے ساتھ ادغام ② بلا غنہ ادغام

① **غنہ کے ساتھ ادغام:** نون ساکن وتنوین کے بعد اگر یُوْمِنُ (ی، و، م، ن) کے چار حروف میں سے کوئی حرف آئے تو وہاں غنہ کے ساتھ ادغام ہو گا، جیسے: ﴿مَنْ يَّقُوْلُ﴾، ﴿مِنْ وَّالٍ﴾، ﴿عَجَبًا يَّهْدِيْ﴾ وغیرہ۔اسے ''ادغامِ ناقص'' کہتے ہیں۔

② **بلا غنہ ادغام:** نون ساکن وتنوین کے بعد اگر (ل، ر) میں سے کوئی حرف آئے تو وہاں غنہ کے بغیر ادغام ہو گا، جیسے: ﴿اَنْ لَّيْسَ﴾، ﴿ثَمَرَةٍ رِّزْقًا﴾ وغیرہ۔ اسے ''ادغامِ تام'' کہتے ہیں۔

ادغام کی شرط: اس ادغام کی شرط یہ ہے کہ نون ساکن پہلے کلمہ کے آخر میں ہو اور حروفِ یُوْمِنُ میں سے کوئی حرف دوسرے کلمہ کے شروع میں ہو۔اگر نون ساکن کے بعد حروفِ یُوْمِنُ میں سے کوئی حرف اسی کلمہ میں ہوا تو ادغام نہیں ہو گا بلکہ وہاں اظہار ہو گا۔ قرآن مجید میں ایسے کلمات صرف چار ہیں جن میں مطلق اظہار ہوا ہے، ادغام نہیں ہوا۔اور وہ یہ ہیں: ① ﴿قِنْوَانٌ﴾ ② ﴿صِنْوَانٌ﴾ ③ ﴿اَلدُّنْيَا﴾ ④ ﴿بُنْيٰنٌ﴾

③ اقلاب

اِقلاب: لغوی معنی ہیں ''بدلنا''۔

اصطلاحی تعریف: نون ساکن وتنوین کو میم سے بدل کر غنہ کے ساتھ ادا کرنا۔

اقلاب کا قاعدہ: نون ساکن وتنوین کے بعد اگر ب متحرک آجائے، خواہ ایک کلمہ میں یا دو کلموں میں تو نون ساکن وتنوین کو میم سے بدل کر اخفاء اور غنہ کے ساتھ ادا کریں گے، جیسے: ﴿تَنْۢبُتُ﴾، ﴿مَنْۢ بَخِلَ﴾، ﴿قَوْمًۢا بُوْرًا﴾ وغیرہ۔

④ اِخفاء

اصطلاحی تعریف: نون ساکن وتنوین کی آواز کو ناک میں چھپا کر غنہ کے ساتھ اظہار اور ادغام کی درمیانی کیفیت میں ادا کرنا۔

نون ساکن وتنوین کے اخفاء کا قاعدہ: نون ساکن وتنوین کے بعد اگر اخفاء کے پندرہ حروف: (ت، ث، ج، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ف، ق، ك) میں سے کوئی حرف آئے تو وہاں اخفاء ہوگا، جیسے: ﴿ اَنْتُمْ ﴾، ﴿ مَنْ تَابَ ﴾، ﴿ زَرْعًا تَاْكُلُ ﴾ وغیرہ۔ اسے ''اِخفائے حقیقی'' کہتے ہیں۔

اخفائے حقیقی کا طریقہ: نون ساکن وتنوین کو اس کے اصلی مخرج سے الگ رکھ کر اس کی آواز کو ناک میں چھپا کر تشدید کے بغیر اظہار اور ادغام کی درمیانی حالت میں ادا کرنا۔

فائدہ: تنوین کے بعد اگر ہمزہ وصلی آئے۔ تو ہمزہ وصلی درمیان کلام میں حذف ہو جائے گا، اس صورت میں تنوین کو آگے ملا کر پڑھتے وقت تنوین کے نون کو کسرہ دے کر پڑھیں گے، جیسے: ﴿ اَحَدُ نِ اللّٰهُ ﴾ وغیرہ۔

سوالات وتدریبات

① میم ساکن کے کتنے قواعد ہیں، ہر ایک کی تعریف لکھیں؟

② میم ساکن کے ادغام کا قاعدہ مثال کے ساتھ لکھیں؟

③ اخفائے شفوی کا طریقہ اپنے الفاظ میں بیان کریں؟

④ قرآن مجید کے کتنے کلمات ایسے ہیں جن میں اظہار مطلق ہوا ہے؟

⑤ نون ساکن وتنوین کے قواعد تعریفات سمیت بیان کریں؟

کالم الف کو کالم ب سے ملائیں کہ جملہ مکمل ہو جائے۔

کالم الف	کالم ب
1 ناک میں آواز لے جانے کو	نون مشدد پر غنہ کرنا ضروری ہے۔
2 وقف اور وصل دونوں حالتوں میں	غنہ کے بغیر ادا کرنا۔
3 نون ساکن اور تنوین کو میم سے بدل کر	چار قواعد ہیں۔
4 میم ساکن کو اس کے مخرج سے تمام صفات کے ساتھ	غنہ کہتے ہیں۔
5 نون ساکن وتنوین کے	غنہ کے ساتھ ادا کرنا۔

صحیح جواب کا انتخاب کر کے اپنی کاپی پر لکھیں۔

- ادغام کے لغوی معنی ہیں: (باہر نکالنا-داخل کرنا-غنہ کرنا)
- میم ساکن کے قواعد ہیں: (تین-چار-پانچ)
- میم ساکن کے اظہار کے قاعدے کو کہتے ہیں: (اخفائے شفوی-ادغام-اظہار شفوی)
- اقلاب کے لغوی معنی ہیں: (الٹنا-چھپانا-بدلنا)
- نون ساکن وتنوین کے بعد اگر کوئی حرف آئے تو وہاں اظہار ہوگا: (حروف حلقی میں سے-حروف مستعلیہ میں سے-حروف مطبقہ میں سے)

سبق 10

اِدغام کا بیان

اِدغام: لغوی معنی ہیں ''داخل کرنا''۔

اصطلاحی تعریف: ایک حرف کو دوسرے حرف میں داخل کر کے اس طرح ادا کرنا کہ دونوں ایک ساتھ مشدد ادا ہوں۔ پہلے حرف کو مُدْغَم اور دوسرے حرف کو مُدْغَم فِیْہ کہتے ہیں۔

اِدغام کا طریقہ: ادغام کا طریقہ یہ ہے کہ مشدد حرف کے لیے زبان کو یک لخت اٹھا کر بلا تاخیر ادا کیا جائے۔ اگر تاخیر ہوگئی تو اِدغام صحیح نہ ہوگا۔

اِدغام کی اقسام

کیفیت کے اعتبار سے ادغام کی دو قسمیں ہیں: 1 ادغامِ تام 2 ادغامِ ناقص

1. ادغامِ تام: مدغم کو مدغم فیہ میں داخل کر کے اس طرح ادا کرنا کہ مدغم کی کوئی صفت باقی نہ رہے، جیسے: ﴿اِذْ ظَّلَمُوْٓا﴾ وغیرہ۔

2. ادغامِ ناقص: مدغم کو مدغم فیہ میں داخل کر کے اس طرح ادا کرنا کہ مدغم کی کوئی صفت باقی رہ جائے، جیسے: ﴿مَنْ يَّقُوْلُ﴾ وغیرہ۔

مدغم اور مدغم فیہ کے اعتبار سے ادغام کی اقسام

مدغم اور مدغم فیہ کے اعتبار سے ادغام کی تین قسمیں ہیں: 1 ادغامِ مثلین 2 ادغامِ متجانسین 3 ادغامِ متقاربین

ادغامِ مثلین

ادغام مثلین: ذات کے لحاظ سے ایک ہی مخرج اور صفات والے دو ہم جنس حرفوں کے ادغام کو ''ادغام مثلین'' کہتے ہیں، جیسے: ب، ت وغیرہ، خواہ دونوں حرف ایک ہی کلمہ میں ہوں، جیسے: ﴿يُدْرِكْكُمُ الْمَوْتُ﴾ یا دو کلموں میں، جیسے: ﴿قَدْ دَّخَلُوْا﴾ وغیرہ۔
یہ ادغام واجب ہے۔

ادغامِ متجانسین

ادغام متجانسین: ایسے دو حرفوں کا ادغام جن کا مخرج تو ایک ہے لیکن صفات مختلف ہیں، خواہ دونوں حرف ایک کلمہ میں ہوں، جیسے: ﴿كِدْتَّ﴾ یا دو کلموں میں، جیسے: ﴿قَدْ تَّبَيَّنَ﴾ وغیرہ۔

ادغامِ متقاربین

ادغام متقاربین: مخرج کے لحاظ سے قریب اور صفات کے لحاظ سے مختلف دو حرفوں کے ادغام کو ''ادغام متقاربین'' کہتے ہیں، جیسے: ل اور ن کا باہمی ادغام وغیرہ۔ نون کا را میں ادغام: ﴿مِنْ رَّبِّكُمْ﴾ اور لام کا را میں ادغام: ﴿قُلْ رَّبِّ﴾ وغیرہ۔

سبق 11

لام ساکن کے اظہار وادغام کے قواعد

وہ لام جو کلمے کا لازمی جز نہ ہو بلکہ اس سے جدا بھی ہو جائے۔ اس لام کو ''لامِ تعریف'' کہتے ہیں۔ لامِ تعریف کے بعد آنے والے حروف دو قسم کے ہیں: ① حروفِ شمسیہ ② حروفِ قمریہ

① لامِ تعریف اگر حروف شمسیہ پر داخل ہو تو اس کا حروفِ شمسیہ میں ادغام ہو گا، جیسے: ﴿اَلتَّكَاثُرُ﴾ وغیرہ۔ حروفِ شمسیہ چودہ ہیں، جن کا مجموعہ ہے: تَثْ، دَذْ، رَزَسَ، شَصْ، ضَطْ، ظَلَنَ.

② لامِ تعریف اگر حروفِ قمریہ پر داخل ہو تو اظہار ہو گا، یعنی ادغام نہیں ہو گا، جیسے: ﴿اَلْاَبْتَرُ﴾، ﴿اَلْخَوْفُ﴾ وغیرہ۔ حروفِ قمریہ بھی چودہ ہیں، جن کا مجموعہ ہے: اِبْغِ حَجَّكَ وَخَفْ عَقِيْمَهٗ.

سوالات وتدریبات

1. ادغام کی لغوی واصطلاحی تعریف بیان کریں؟
2. مدغم اور مدغم فیہ کے اعتبار سے ادغام کی کتنی قسمیں ہیں؟
3. ادغام متقاربین کی تعریف لکھیں اور ایک مثال دیں؟
4. حروف شمسیہ اور قمریہ میں سے ہر ایک کے حروف کی کل تعداد اور مجموعہ ذکر کریں؟
5. ادغام کا طریقہ اپنے الفاظ میں بیان کریں؟

اپنے سبق کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں:

- مدغم کو......... میں داخل کر کے اس طرح ادا کرنا کہ مدغم کی کوئی صفت باقی نہ رہے۔
- ایسے دو حرفوں کا ادغام جن کا مخرج تو ایک ہو لیکن .... مختلف ہوں۔
- لام تعریف اگر حروف شمسیہ پر داخل ہو تو اس کا .... میں ادغام ہو گا۔
- .... بھی چودہ ہیں۔
- دو ہم جنس حرفوں کے ادغام کو............ کہتے ہیں۔

سبق 12

ہمزہ کے قواعد

عربی کلمات کا ابتدائی حرف متحرک ہوگا یا ساکن۔ اگر ابتدائی حرف متحرک ہو تو اسے کسی اور حرف سے ملائے بغیر پڑھا جائے گا، لیکن اگر ابتدائی حرف ساکن ہو تو اسے پڑھنے کے لیے شروع میں ہمزہ لگایا جاتا ہے۔ اسے وصلی ہمزہ کہتے ہیں۔

ہمزہ کی اقسام

ہمزہ کی دو قسمیں ہیں: 1 وصلی ہمزہ 2 قطعی ہمزہ

1 **وصلی ہمزہ:** وہ ہے جو وسط کلام میں حذف ہو جائے اور اس کلمہ سے ابتدا کے وقت اسے پڑھا جائے، جیسے: ﴿رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ میں اَلْعٰلَمِيْنَ کا ہمزہ وصلی ہے۔

2 **قطعی ہمزہ:** وہ ہوتا ہے جو وقف اور وصل دونوں صورتوں میں پڑھا جائے اور کبھی حذف نہ ہو، جیسے: ﴿لَآ اُقْسِمُ﴾ میں ﴿اُقْسِمُ﴾ کا ہمزہ قطعی ہے، اس لیے کہ وہ درمیان کلام میں حذف نہیں ہوا۔

اگر کسی کلمہ میں دو ہمزہ جمع ہو جائیں تو انھیں پڑھنے کے چار قواعد ہیں: 1 تحقیق 2 تسہیل 3 اِبدال 4 حذف

① تحقیق

تحقیق: جب کسی کلمہ میں دو متحرک ہمزہ جمع ہوں اور دونوں قطعی ہوں تو انھیں ان کے اصلی مخرج سے تمام صفات کے ساتھ صاف طور پر ادا کرنے کو ''تحقیق'' کہتے ہیں، جیسے: ﴿ ءَاَنْتُمْ ﴾، ﴿ ءَاُنْزِلَ ﴾ وغیرہ۔

② تسہیل

تسہیل: ہمزہ کو حروف مدہ اور ہمزہ کے درمیان پڑھنے کو ''تسہیل'' کہتے ہیں۔ تسہیل صرف اس وقت ہوتی ہے جب دو ہمزہ اکٹھے جمع ہوں، جیسے: ﴿ ءَاَعْجَمِیٌّ ﴾۔ روایتِ حفص کے مطابق صرف اس کلمہ میں تسہیل وجوبی ہے۔

③ اِبدال

اِبدال: جب دو ہمزہ ایک کلمہ میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا ہمزہ متحرک اور دوسرا ہمزہ ساکن یا وصلی مفتوح ہو تو دوسرے ہمزہ کو ہمزہ سے پہلے حرف کی حرکت کے موافق حرف مدہ سے بدلنا، جیسے: ﴿ اٰمَنُوْا ﴾، ﴿ آٰلْئٰنَ ﴾ وغیرہ۔ ﴿ اٰمَنُوْا ﴾ اصل میں ﴿ ءَاْمَنُوْا ﴾ اور ﴿ آٰلْئٰنَ ﴾ اصل میں ﴿ ءَاَلْئٰنَ ﴾ تھا۔ پہلی مثال میں ہمزہ کے بعد ہمزہ ساکن اور دوسری مثال میں ہمزہ کے بعد ہمزہ وصلی مفتوح ہے۔

④ حذف

حذف: اگر دو ہمزہ ایک کلمہ میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا ہمزہ قطعی مفتوح اور دوسرا ہمزہ وصلی مکسور ہو تو دوسرے ہمزہ کو حذف کر کے پڑھا جائے گا۔ حذف صرف درج ذیل سات کلمات میں ہوا ہے:

نمبر شمار	پڑھنے کی حالت	اصلی حالت
1	﴿ اَتَّخَذْتُمْ ﴾	﴿ ءَاِتَّخَذْتُمْ ﴾
2	﴿ اَسْتَغْفَرْتَ ﴾	﴿ ءَاِسْتَغْفَرْتَ ﴾
3	﴿ اَطَّلَعَ ﴾	﴿ ءَاِطَّلَعَ ﴾
4	﴿ اَتَّخَذْنٰهُمْ ﴾	﴿ ءَاِتَّخَذْنٰهُمْ ﴾
5	﴿ اَسْتَكْبَرْتَ ﴾	﴿ ءَاِسْتَكْبَرْتَ ﴾
6	﴿ اَفْتَرٰى ﴾	﴿ ءَاِفْتَرٰى ﴾
7	﴿ اَصْطَفَى ﴾	﴿ ءَاِصْطَفَى ﴾

الف اور ہمزہ میں فرق

	الف	ہمزہ
1	الف ساکن سے پہلے ہمیشہ زبر آتی ہے اور جھٹکے کے بغیر پڑھا جاتا ہے۔	ہمزہ سے پہلے اور ہمزہ پر تینوں حرکتیں اور سکون بھی آجاتا ہے اور جھٹکے سے پڑھا جاتا ہے۔
2	الف صفات کے لحاظ سے ضعیف اور نرم آواز کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔	ہمزہ صفات کے لحاظ سے قوی اور سخت آواز کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔
3	الف صرف اس صورت میں (ا) یا کھڑا زبر کی صورت میں اس طرح (اٰ) لکھا جاتا ہے۔	ہمزہ عین کے سرے (ء)، متحرک الف کی صورت میں اس طرح (اَ، اِ، اُ) اور کھڑا زبر، کھڑی زیر اور الٹا پیش کی صورت میں اس طرح (اٰ، اٖ، اٗ) لکھا جاتا ہے۔
4	الف کلمے کے درمیان یا آخر میں آتا ہے۔	ہمزہ کلمے کے شروع، درمیان اور آخر میں بھی آجاتا ہے۔

سبق 13

اجتماع ساکنین کے قواعد

اجتماع ساکنین: لغوی معنی ہیں ''دو ساکنوں کا اکٹھا ہونا''۔

اصطلاحی تعریف: دو ساکنوں کا ایک کلمہ میں وقف یا وصل کی صورت میں یا دو کلموں میں وصل کی صورت میں اکٹھا ہونا۔

اجتماع ساکنین اگر ایک کلمہ میں ہو تو اس کی دو قسمیں ہیں: 1 اجتماع ساکنین علیٰ حدہ 2 اجتماع ساکنین علیٰ غیر حدہ

1 اجتماع ساکنین علیٰ حدہ: دو ساکن ایک کلمہ میں اس طرح جمع ہوں کہ دونوں اپنے حال پر برقرار رہیں اور ان میں کوئی تبدیلی نہ ہو اور ان میں پہلا ساکن حرف مدہ ہو، جیسے: ﴿نَارْ﴾، ﴿خٰشِعُوْنْ﴾، ﴿عَالِيْنْ﴾ وغیرہ۔

2 اجتماع ساکنین علیٰ غیر حدہ: دو ساکن ایک کلمہ میں اس طرح جمع ہوں کہ دونوں اپنے حال پر برقرار نہ رہ سکیں اور ان میں پہلا ساکن حرف مدہ نہ ہو، جیسے: ﴿وَالْفَجْرْ﴾، ﴿عَشْرْ﴾ وغیرہ۔ ایسا صرف وقف کی صورت میں ہوتا ہے، وصل کی صورت میں نہیں، اس لیے اس میں تبدیلی کی ضرورت نہیں۔

سوالات وتدریبات

1. ہمزہ کی کتنی اقسام ہیں، ہر ایک کی تعریف لکھیں؟
2. تحقیق کی تعریف لکھیں اور ایک مثال ذکر کریں؟
3. اجتماع ساکنین کی لغوی اور اصطلاحی تعریف لکھیں؟
4. ابدال کی تعریف لکھیں اور ایک مثال دیں؟
5. حذف کی تعریف لکھیں اور دو مثالیں دیں؟
6. الف اور ہمزہ میں فرق بیان کریں۔

درست کے سامنے (✓) اور غلط کے سامنے (x) لگائیں۔

1. روایتِ حفص کے مطابق صرف ایک کلمے میں تسہیل وجوبی ہے۔
2. اجتماع ساکنین اگر ایک کلمہ میں ہو تو اس کی تین قسمیں ہیں۔
3. قرآن مجید میں حذف صرف سات کلمات میں ہوا ہے۔
4. اجتماع ساکنین کے لغوی معنی ہیں: دو ساکنوں کا علیحدہ ہونا۔
5. تسہیل صرف اس وقت ہوتی ہے جب دو ہمزے اکٹھے جمع ہوں۔
6. الف ساکن سے پہلے ہمیشہ زیر آتی ہے۔
7. ہمزہ سے پہلے تینوں حرکتیں آجاتی ہیں۔

مد
اصلی
فرعی
بسبب ہمزہ
بسبب سکون
منفصل
متصل
لازم
عارض
مد لازم کلمی مُثَقَّل
مد لازم کلمی مُخَفَّف
مد لازم حرفی مُثَقَّل
مد لازم حرفی مُخَفَّف
مد لازم لین
عارض وقفی
عارض لین
نقشہ : 8

سبق 14
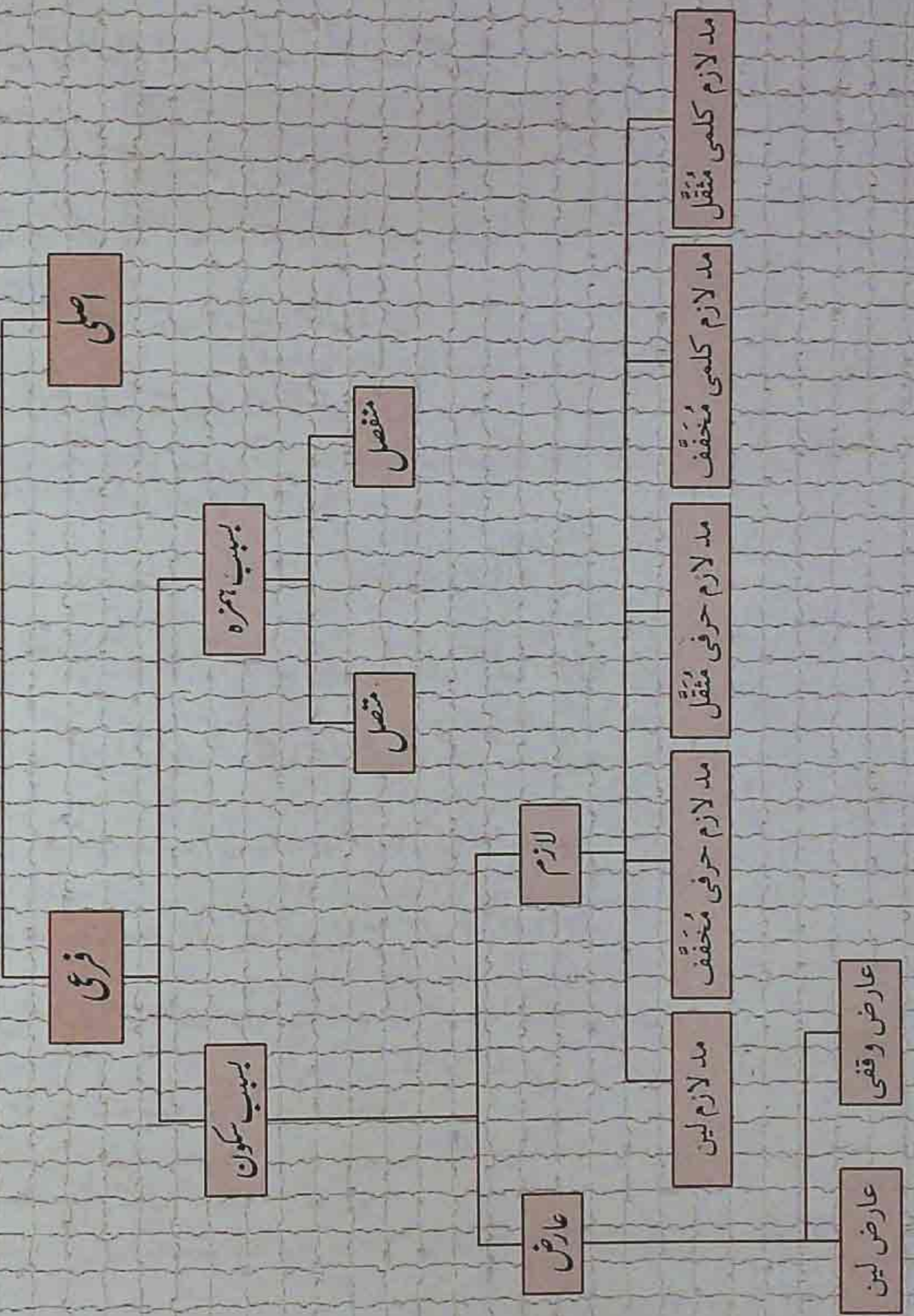
مَد کے قواعد

مد: لغوی معنی ہیں ''کھینچنا / لمبا کرنا''۔ مد کی جمع ''مَدَّات'' ہے۔

اصطلاحی تعریف: حروفِ مدہ ولین پر آواز کو کھینچنا۔

حروفِ مدہ: الف ساکن سے پہلے فتحہ، واو ساکن سے پہلے ضمہ اور یا ساکن سے پہلے کسرہ ہو تو انھیں ''حروفِ مدہ'' کہتے ہیں۔ کھڑا زبر، کھڑی زیر اور الٹا پیش کا حکم بھی حروفِ مدہ والا ہی ہے کیونکہ یہ حروفِ مدہ کے قائم مقام ہوتے ہیں۔

حروفِ لین: واو اور یا ساکن سے پہلے فتحہ ہو تو انھیں ''حروفِ لین'' کہتے ہیں۔ ان کی مقدار تقریباً حروفِ مدہ کے برابر ہے۔ حروفِ مدہ و لین کو ''محلِ مد'' کہتے ہیں۔ ہمزہ، سکون اور تشدید کو ''سببِ مد'' کہتے ہیں۔

مد کی اقسام

مد کی دو قسمیں ہیں: 1 مد اصلی 2 مد فرعی

1 مد اصلی: حروفِ مدہ کو ان کی ذاتی مقدار کے مطابق (ایک الف کے برابر) کھینچ کر پڑھنا اور وہ کسی سبب پر موقوف نہ ہوں، جیسے: ﴿قَالَ﴾، ﴿قِيلَ﴾، ﴿قُولُوٓا﴾ وغیرہ۔

2 مد فرعی: حروفِ مدہ کو ان کی ذاتی مقدار سے بڑھا کر کھینچنا اور وہ کسی سبب پر موقوف

ہوں۔ مدفرعی کی چار قسمیں ہیں: 1 مد واجب 2 مد جائز 3 مد لازم 4 مد عارض

1 مد واجب

مد واجب: حروفِ مدہ کے بعد ہمزہ اسی کلمہ میں ہو، جیسے: ﴿جَآءَ﴾، ﴿سُوٓءُ﴾، ﴿جِآیٓءَ﴾ وغیرہ۔ اسے "مدِ متصل" بھی کہتے ہیں۔

2 مد جائز

مد جائز: حروفِ مدہ کے بعد ہمزہ دوسرے کلمہ کے شروع میں ہو، جیسے: ﴿مَآ اَصَابَ﴾، ﴿قَالُوٓا اَتَجْعَلُ﴾، ﴿بِهٖٓ اِیْمٰنُكُمْ﴾، ﴿كَلِمَتُهٗٓ اَلْقٰهَا﴾ وغیرہ۔ اسے "مدِ منفصل" بھی کہتے ہیں۔

ان دونوں مدوں کی مقدار توسط (دو الف / چار حرکات کے برابر) ہے۔

3 مد لازم

مد لازم: حروفِ مدہ ولین کے بعد سکون اصلی یا تشدید ہو۔

مد لازم کی پانچ قسمیں ہیں: 1 مد لازم حَرْفِیْ مُخَفَّف 2 مد لازم حَرْفِیْ مُثَقَّل 3 مد لازم کَلْمِیْ مُخَفَّف 4 مد لازم کَلْمِیْ مُثَقَّل 5 مد لازم لین

1 **مد لازم حَرْفِیْ مُخَفَّف:** حروفِ مدہ کے بعد حروفِ مقطعات میں سکون ہو، جیسے: ﴿نٓ﴾، ﴿حٰمٓ﴾ وغیرہ۔ قرآن کریم کی انتیس سورتوں کے شروع میں آنے والے حروفِ مقطعات ان چودہ حروف کے مجموعے سے بنے ہیں: **نَقَصَ عَسَلُكُمْ حَيٌّ طَاهِرٌ**

2 **مد لازم حَرْفِیْ مُثَقَّل:** حروفِ مدہ کے بعد حروفِ مقطعات میں تشدید ہو، جیسے: ﴿الٓمّٓ﴾ وغیرہ۔

3 مد لازم کَلْمِیْ مُخَفَّف: حروفِ مدہ کے بعد کلمہ قرآنی میں سکون اصلی ہو، جیسے: ﴿ آٰلْـٰٔنَ ﴾ وغیرہ۔

4 مد لازم کَلْمِیْ مُثَقَّل: حروفِ مدہ کے بعد کلمہ قرآنی میں تشدید ہو، جیسے: ﴿ دَآبَّةً ﴾، ﴿ اَتُحَآجُّوْٓنِّیْ ﴾ وغیرہ۔

ان چار مدوں کی مقدار طول (تین الف / چھ حرکات کے برابر) ہے۔

5 مد لازم لین: حروفِ لین کے بعد حروفِ مقطعات میں سکون ہو، جیسے: ﴿ كٓهٰيٰعٓصٓ ﴾ ﴿ حٰمٓ عٓسٓقٓ ﴾ وغیرہ۔ ان دونوں کلموں میں عین پر مد کی مقدار طول اور توسط ہے، لیکن طول اولیٰ ہے۔

﴿ الٓمٓ ○ اللّٰهُ ﴾ میں وصل کی صورت میں دوسری میم کو مفتوح پڑھنے کے ساتھ ساتھ اس پر طول اور قصر دونوں جائز ہیں۔

4 مد عارض

مد عارض کی دو قسمیں ہیں: 1 مد عارض وقفی 2 مد عارض لین

1 مد عارض وقفی: حروفِ مدہ کے بعد کلمہ قرآنی میں سکون عارضی ہو، جیسے: ﴿ دَانٍ ﴾، ﴿ نُوْرٌ ﴾، ﴿ عَظِیْمٌ ﴾ وغیرہ۔ اس کی مقدار طول، توسط اور قصر ہے، مگر طول اولیٰ ہے۔

2 مد عارض لین: حروفِ لین کے بعد کلمہ قرآنی میں سکون عارضی ہو، جیسے: ﴿ خَوْفٌ ﴾ ﴿ قُرَیْشٍ ﴾ وغیرہ۔ اس کی مقدار طول، توسط اور قصر ہے، مگر قصر اولیٰ ہے۔

سوالات وتدریبات

1. حروفِ مدہ اور حروفِ لین کی تعریف لکھیں؟
2. مد اصلی کی تعریف لکھیں اور ایک مثال ذکر کریں؟
3. مد عارض کی کتنی اقسام ہیں، ہر ایک کی تعریف لکھیں؟
4. مد لازم کی اقسام بیان کریں؟
5. مد جائز کی تعریف لکھیں اور ایک مثال بھی ذکر کریں؟

کالم الف کو کالم ب سے ملائیں کہ جملہ مکمل ہو جائے۔

کالم الف	کالم ب
1 سکون اور تشدید کو	کلمہ قرآنی میں سکون اصلی ہو۔
2 مد لازم یہ ہے کہ حروفِ مدہ کے بعد	چار قسمیں ہیں۔
3 مد فرعی کی	سکون اصلی یا تشدید ہو۔
4 مد لازم حرفی مثقل یہ ہے کہ حروفِ مقطعات میں	سببِ مد کہتے ہیں۔
5 مد لازم کلمی مخفف یہ ہے کہ حروفِ مدہ کے بعد	تشدید ہو۔

سبق 15

ہائے ضمیر کے قواعد

ہا کی دو قسمیں ہیں: 1 اصلی ہا 2 زائد ہا

1 **اصلی ہا:** اس ہا کو کہتے ہیں جو کلمے کا جز ہو۔ اگر اسے کلمہ سے جدا کر دیا جائے تو معنی خراب ہو جائے، جیسے: ﴿نَفْقَهُ﴾، ﴿تَنْتَهِ﴾، ﴿مُتَشٰبِهٍ﴾ وغیرہ۔

2 **زائد ہا:** اس ہا کو کہتے ہیں جو کلمے کا جز نہ ہو۔ زائد ہا کی تین قسمیں ہیں: 1 ہائے ضمیر 2 ہائے سکتہ 3 ہائے مدورہ۔

1 **ہائے ضمیر:** کلمہ کے آخر میں کاف کی مثل جو ہا لگائی جاتی ہے، اسے "ہائے ضمیر" کہتے ہیں، یعنی جس طرح کسی کلمہ کے آخر میں کاف ضمیر آتی ہے اسی طرح بعض کلموں میں ہائے ضمیر بھی آتی ہے، جیسے: ﴿كَلِمَتُهٗ﴾ وغیرہ۔

2 **ہائے سکتہ:** کلمہ کی آخری حرکت ظاہر کرنے کے لیے جو ہا لائی جاتی ہے، اسے ہائے سکتہ کہتے ہیں۔ ہائے سکتہ قرآن میں نو کلمات کے آخر میں آئی ہے: 1 ﴿لَمْ يَتَسَنَّهْ﴾ 2 ﴿فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ﴾ 3 ﴿سُلْطٰنِيَهْ﴾ 4 ﴿مَالِيَهْ﴾ 5 ﴿مَاهِيَهْ﴾ 6 ﴿كِتٰبِيَهْ﴾ دو جگہ سورۂ حاقہ میں 7 ﴿حِسَابِيَهْ﴾ دو جگہ سورۂ حاقہ میں۔

3 **ہائے مدوّرہ:** تانیث کی وہ گول تا جو وقف کی صورت میں ہائے ساکنہ سے بدل جائے، اسے ہائے مدورہ کہتے ہیں، جیسے: ﴿بَقَرَةٌ﴾ سے ﴿بَقَرَهْ﴾ وغیرہ۔

وقف
بالسکون
سکون والے حرف کو وقفاً اسی طرح ہی پڑھنا
بالاِسکان
زبر، زیر یا دو زیر، پیش یا دو پیش، کھڑی زیر
اور الٹا پیش والے حرف کو ساکن کر کے پڑھنا
بالاِبدال
دو زبر والے حرف کو الف سے اور گول تا کو ہا
سے بدل کر پڑھنا
بالرَّوم
آخری حرف کی حرکت کا ایک تہائی حصہ پڑھنا
بالاِشمام
آخری حرف کو ساکن کر کے ہونٹوں سے ضمہ کی
طرف اشارہ کرنا
نقشہ: 9

سبق 16

وقف وابتدا کے قواعد

وقف: لغوی معنی ہیں "ٹھہرنا"۔

اصطلاحی تعریف: غیر موصول کلمہ کے آخر میں سانس اور آواز کو روک کر اس قدر ٹھہرنا کہ سانس لیا جا سکے۔

موقوف علیہ کے لحاظ سے وقف کی اقسام

کسی کلمہ کے آخری حرف پر وقف کرنے کے لحاظ سے وقف کی پانچ قسمیں بنتی ہیں: (1) وقف بالسکون (2) وقف بالاِسکان (3) وقف بالاِبدال (4) وقف بالاِشمام (5) وقف بالرَّوم

(1) **وقف بالسکون:** کلمہ کا آخری حرف اگر پہلے سے ساکن ہو تو وہاں بغیر کسی تبدیلی کے سانس اور آواز کو روک کر ٹھہرنا، جیسے: ﴿فَارْغَبْ﴾، ﴿قُلْ﴾ وغیرہ۔

(2) **وقف بالاسکان:** کلمہ کے آخری حرف پر حرکاتِ ثلاثہ، دو زیر یا دو پیش ہوں، اسی طرح یا کے علاوہ کسی اور حرف کے نیچے کھڑی زیر اور واو کے علاوہ کسی اور حرف پر الٹا پیش ہو تو ان تمام صورتوں میں آخری حرف کو ساکن کر کے سانس اور آواز کو روک کر ٹھہرنا، جیسے:

﴿جَعَلَ﴾ سے ﴿جَعَلْ﴾، ﴿بِهٖ﴾ سے ﴿بِهْ﴾ اور ﴿لَهٗ﴾ سے ﴿لَهْ﴾ وغیرہ۔

③ **وقف بالاِبدال:** کلمہ کے آخری حرف پر اگر دو زبر کی تنوین ہو تو اسے الف سے بدل کر ایک الف کے برابر ہی لمبا کر کے ٹھہرنا، جیسے: ﴿سَلَمًا﴾ سے ﴿سَلَمَا﴾ وغیرہ۔ اسی طرح اگر کسی کلمہ کے آخر میں گول تا (ۃ) ہو، خواہ اس پر کوئی بھی حرکت ہو تو اسے ہائے ساکنہ (ہ) سے بدل کر ٹھہرنا، جیسے: ﴿بَقَرَةٌ﴾ سے ﴿بَقَرَهْ﴾ وغیرہ۔

④ **وقف بالاِشمام:** کلمہ کے آخری حرف کو ساکن کر کے ہونٹوں سے ضمہ کی طرف اشارہ کرنا، جیسے: ﴿اُخَرُ﴾، ﴿فَخُوْرٌ﴾ وغیرہ۔ وقف بالاشمام صرف پیش اور دو پیش پر ہوتا ہے۔

⑤ **وقف بالرَّوم:** کلمہ کے آخری حرف کی حرکت کا ایک تہائی حصہ پڑھنا، جیسے: ﴿قَمَرِ﴾ ﴿اَحَدٌ﴾ وغیرہ۔ وقف بالروم زیر، دو زیر، پیش اور دو پیش پر ہوتا ہے۔

وقف بالروم اور وقف بالاشمام صرف اصلی حرکت پر ہوتے ہیں، عارضی حرکت پر نہیں ہوتے۔

وقف کے متعلق ضروری معلومات

وقف کی تمام اقسام جاننے کے بعد ضروری ہے کہ تلاوتِ قرآن مجید کے دوران ان کے مطابق وقف کیا جائے اور درج ذیل امور کا خصوصی خیال رکھا جائے:

① جہاں گول دائرہ یا رموزِ اوقاف میں سے کوئی رمز ہو وہاں وقف کیا جائے۔ ایسے مقامات پر وقف کرنے کے بعد اعادے (پیچھے سے پڑھنے) کی ضرورت نہیں بلکہ آگے سے ابتدا کی جائے۔

② اگر آیت کے درمیان غیر مناسب جگہ پر وقف ہو جائے تو پیچھے سے لوٹانا ضروری ہے۔

③ جس جگہ وقف کیا جائے وہاں آواز اور سانس دونوں کو توڑنا ضروری ہے۔ وقف کرتے

وقت آواز روک لینا اور سانس جاری رکھنا عیب ہے،اس سے بچنا نہایت ضروری ہے۔

4. وقف رسم الخط کے تابع ہوتا ہے ،یعنی جس طرح کلمہ لکھا ہوتا ہے اس پر وقف بھی ویسے ہی کرنا چاہیے۔اس قاعدے کو سامنے رکھتے ہوئے وہ کلمات جن کے آخر سے حروف محذوف ہوں،ان پر وقف بھی ویسے ہی ہوگا،یعنی محذوف شدہ حروف کو جس طرح وصل کی صورت میں نہیں پڑھا جاتا ،اسی طرح وقف کی صورت میں بھی نہیں پڑھا جائے گا۔

سوالات وتدریبات

1. اصلی ہا اور زائد ہا کی تعریف لکھیں اور ایک مثال ذکر کریں؟
2. ہائے سکتہ کی تعریف لکھیں اور ایک مثال ذکر کریں؟
3. وقف کی لغوی اور اصطلاحی تعریف بیان کریں؟
4. موقوف علیہ کے لحاظ سے وقف کی کتنی اقسام ہیں؟
5. وقف بالاسکان کی تعریف لکھیں اور ایک مثال بھی دیں؟

اپنے سبق کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں:

1. تانیث کی وہ گول تا جو وقف کی صورت میں.......... سے بدل جائے۔
2. وقف بالاشمام صرف پیش اور ....پیش پر ہوتا ہے۔
3. کلمہ کے آخری حرف کی ....کا ایک تہائی حصہ پڑھنا۔
4. اگر آیت کے درمیان ....جگہ پر وقف ہو جائے تو پیچھے سے لوٹانا ضروری ہے۔
5. وقف بالروم اور وقف بالاشمام صرف .... پر ہوتے ہیں۔

سبق 17

وقف اور وصل کے لحاظ سے مختلف کلمات کی ادائیگی کا طریقہ

درج ذیل کلمات میں الف وقف کی صورت میں پڑھا جائے گا اور وصل کی صورت میں نہیں پڑھا جائے گا:

وقف کی صورت	پڑھنے کی صورت	لکھنے کی صورت	نمبر شمار
﴿اَنَا﴾	﴿اَنَ﴾	﴿اَنَاْ﴾ (جہاں بھی آئے)	1
﴿لٰكِنَّا﴾	﴿لٰكِنَّ﴾	﴿لٰكِنَّاْ﴾	2
﴿سَلَاسِلَا﴾	﴿سَلَاسِلَ﴾	﴿سَلَاسِلَاْ﴾	3
﴿اَلظُّنُوْنَا﴾	﴿اَلظُّنُوْنَ﴾	﴿اَلظُّنُوْنَاْ﴾	4
﴿اَلرَّسُوْلَا﴾	﴿اَلرَّسُوْلَ﴾	﴿اَلرَّسُوْلَاْ﴾	5
﴿اَلسَّبِيْلَا﴾	﴿اَلسَّبِيْلَ﴾	﴿اَلسَّبِيْلَاْ﴾	6
﴿قَوَارِيْرَا﴾	﴿قَوَارِيْرَ﴾	﴿قَوَارِيْرَاْ﴾ (پہلا)	7

وضاحت: سورۂ دہر میں ﴿سَلَاسِلَاْ﴾ پر وقف دو طرح سے ہوسکتا ہے: 1 الف کے ساتھ، جیسے: ﴿سَلَاسِلَا﴾ 2 بغیر الف کے، جیسے: ﴿سَلَاسِلْ﴾۔ اسی طرح پہلے ﴿قَوَارِيْرَاْ﴾ پر وقف الف کے ساتھ ہوگا اور دوسرے پر بغیر الف کے، جیسے: ﴿قَوَارِيْرْ﴾ اور وصل کی صورت میں دونوں کو الف کے بغیر پڑھا جائے گا۔

درج ذیل کلمات کے لکھنے اور پڑھنے کی صورت میں فرق ہے۔ان کے لکھنے اور پڑھنے کی صورتیں نقشے میں واضح ہیں:

لکھنے کی صورت	پڑھنے کی صورت	لکھنے کی صورت	پڑھنے کی صورت
﴿اَفَإِئْنْ﴾	﴿اَفَإِنْ﴾	﴿مِنْ نَّبَإِیْ﴾	﴿مِنْ نَّبَإِ﴾
﴿مَلَاْئِهٖ﴾	﴿مَلَئِهٖ﴾	﴿مَلَاْئِهِمْ﴾	﴿مَلَئِهِمْ﴾
﴿لِتَتْلُوَاْ﴾	﴿لِتَتْلُوَ﴾	﴿نَدْعُوَاْ﴾	﴿نَدْعُوَ﴾
﴿مِاْئَةٌ﴾	﴿مِئَةٌ﴾	﴿مِاْئَتَيْنِ﴾	﴿مِئَتَيْنِ﴾
﴿لِيَبْلُوَاْ﴾	﴿لِيَبْلُوَ﴾	﴿بِئْسَ الِاسْمُ﴾	﴿بِئْسَ لِسْمُ﴾
﴿لِشَاْیْءٍ﴾	﴿لِشَیْءٍ﴾	﴿بِاَيْيْدٍ﴾	﴿بِاَيْدٍ﴾
﴿تَاْيْئَسُوْا﴾	﴿تَيْئَسُوْا﴾	﴿يَاْيْئَسُ﴾	﴿يَيْئَسُ﴾
﴿بِاَيْيِّكُمْ﴾	﴿بِاَيِّكُمْ﴾	﴿لَاْاَذْبَحَنَّهٗ﴾	﴿لَاَذْبَحَنَّهٗ﴾
﴿يَعْفُوَاْ﴾	﴿يَعْفُوَ﴾	﴿نَبْلُوَاْ﴾	﴿نَبْلُوَ﴾
﴿لِيَرْبُوَاْ﴾	﴿لِيَرْبُوَ﴾	﴿ثَمُوْدَاْ﴾	﴿ثَمُوْدَ﴾
﴿اَتْلُوَاْ﴾	﴿اَتْلُوَ﴾	﴿قَوَارِيْرَاْ﴾ (دوسرا)	﴿قَوَارِيْرَ﴾

وضاحت: ﴿مَجْرٖىهَا﴾ کو اردو لفظ قطرے کی را کی طرح پڑھا جائے، یعنی اس طرح: ﴿مَجْرٖےهَا﴾ اسے چھوٹی یا کی آواز میں اس طرح: ﴿مَجْرِیْ هَا﴾ پڑھنا درست نہیں۔اسی طرح ﴿لَا تَاْمَنَّا﴾ کے نون کو دو طرح سے پڑھا گیا ہے: (1) إدغام مع الإشمام (2) إظهار مع الاختلاس

(1) إدغام مع الإشمام: ادغام کے ساتھ پڑھتے ہوئے ہونٹوں سے ضمہ کی طرف اشارہ کرنا

جس طرح وقف بالاشمام کرتے ہوئے کیا جاتا ہے۔

② إظهار مع الاختلاس: جب اظہار کے ساتھ پڑھا جائے تو اظہار کی صورت میں حرکت کا ایک تہائی حصہ پڑھنا جس طرح وقف بالروم میں حرکت کا تہائی حصہ پڑھا جاتا ہے۔

سکتہ

سکتہ: لغوی معنی ہیں ''خاموش ہونا اور رکنا''۔

اصطلاحی تعریف: کلمہ کے آخری حرف پر وقف کرتے ہوئے آواز کو تھوڑی دیر کے لیے بند کر دینا اور سانس جاری رکھنا۔

سکتہ کی دو قسمیں ہیں: ① لفظی سکتہ ② معنوی سکتہ

① لفظی سکتہ: جب صحیح ساکن حرف کے بعد قطعی ہمزہ آئے تو اس وقت ساکن حرف پر سکتہ کرنا تاکہ ساکن حرف کا ہمزہ میں ادغام نہ ہو، جیسے: ﴿قَدْ اَفْلَحَ﴾ وغیرہ۔

② معنوی سکتہ: ایسے دو کلموں کے درمیان سکتہ کرنا جن کا معنوی فرق ظاہر کرنا مقصود ہو۔ روایتِ حفص کے مطابق قرآن مجید میں چار جگہ معنوی سکتہ ہے:

﴿عِوَجًا ۜ سکتة قَيِّمًا﴾	الکهف:1,2	﴿مَرْقَدِنَا ۜ سکتة هٰذَا﴾	یسٓ:52
﴿مَنْ ۜ سکتة رَاقٍ﴾	القیامة:27	﴿بَلْ ۜ سکتة رَانَ﴾	المطففین:14

وضاحت: ﴿عِوَجًا ۜ سکتة قَيِّمًا﴾ میں ﴿عِوَجًا﴾ پر سکتہ کی صورت میں دو زبر کی بجائے ایک زبر پڑھی جائے گی۔ تاہم ﴿مَالِيَهْ هَلَكَ﴾ میں دو صورتیں جائز ہیں: ① ادغام ② اظہار

ادغام اس لیے کہ دونوں حرف مثلین ہیں جن میں سے پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہے اور اظہار کی صورت میں ﴿مَالِيَهْ﴾ کی ہا پر سکتہ ہوگا۔

قرآن مجید میں چار کلمات ایسے ہیں جو صاد سے لکھے ہوئے ہیں لیکن ان پر چھوٹا سا سین بھی لکھا ہوا ہے:

﴿يَبْصُۜطُ﴾	البقرة ، آیت:245
﴿بَصْۜطَةً﴾	الأعراف ، آیت:69
﴿الْمُصَۜيْطِرُوْنَ﴾	الطّور، آیت:37
﴿بِمُصَيْطِرٍ﴾	الغاشية ، آیت:22

ان میں سے پہلے دو کلمات میں صرف سین پڑھی جائے۔ تیسرے میں صاد اور سین دونوں پڑھ سکتے ہیں جبکہ چوتھے میں صرف صاد پڑھا جائے۔

فوائد: قرآن مجید میں بعض جگہ نون تنوین، نون ساکن کی شکل میں لکھا ہوا ہے۔ وقف کی صورت میں یہ نون پڑھا جائے گا، جیسے: ﴿كَاَيِّنْ﴾ وغیرہ۔

سورۂ یوسف میں ﴿وَلَيَكُوْنًا﴾ اور سورۂ علق میں ﴿لَنَسْفَعًا﴾ ان دو کلمات میں نون ساکن نون تنوین کی شکل میں لکھا ہوا ہے۔ ان کی اصل شکل یوں وَلَيَكُوْنَنْ، لَنَسْفَعَنْ ہے۔

ان کلمات پر وقف کرتے ہوئے دو زبر کی تنوین کو الف سے بدل کر وقف کیا جائے گا۔

سورۂ نمل میں ﴿اٰتٰىنِۦَ اللّٰهُ﴾ میں ﴿اٰتٰىنِۦَ﴾ پر وقف دو طرح سے جائز ہے: 1 ی کو حذف کر کے وقف کیا جائے، جیسے: ﴿اٰتٰىنْ﴾ 2 یا کو ساکن کر کے وقف کیا جائے، جیسے: ﴿اٰتٰىنِۦْ﴾۔

سورۂ روم میں ﴿ضُعْفٍ﴾ اور ﴿ضُعْفًا﴾ کے ضاد پر ضمہ اور فتحہ دونوں پڑھ سکتے ہیں۔

سورۂ احقاف میں ﴿السَّمٰوٰتِ ائْتُوْنِيْ﴾ میں اگر ﴿السَّمٰوٰتِ﴾ پر وقف کریں تو مابعد سے اس طرح آغاز ہوگا: ﴿اِيْتُوْنِيْ﴾، جبکہ وصل کی صورت میں ﴿السَّمٰوٰتِ ائْتُوْنِيْ﴾ پڑھا جائے گا۔

تجویدی قواعد کا اجرا اور عملی مشق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ○ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○

قُلْ کے قاف کا مخرج: لہات، یعنی کوے کے متصل زبان کی جڑ جب تالو سے لگے تو اس سے قاف ادا ہوتا ہے۔ اس میں صفات: جہر، شدت، استعلاء، انفتاح، اصمات اور قلقلہ پائی جاتی ہیں۔ لام کا مخرج: زبان کا کنارہ جب زبان کی کچھ کروٹ کے ساتھ ثنایا، رباعی، انیاب اور ضواحک کے مسوڑھوں سے لگے تو لام ادا ہوتا ہے۔ اس میں صفات: جہر، توسط، استفال، انفتاح، اذلاق اور انحراف پائی جاتی ہیں۔ یہاں اس کی ادائیگی میں یہ خاص خیال رکھیں کہ اسے پر ہونے سے بچائیں کیونکہ اس سے پہلے مفخم حرف (ق) ہے۔ قاف کو پُر ادا کرتے ہوئے لام پُر نہ ہو جائے بلکہ اسے باریک ادا کرنا ہے۔ هُوَ کی ہا کا مخرج: اقصیٰ حلق، یعنی حلق کا وہ دور والا حصہ جو سینے سے ملا ہوا ہے، اس سے (ہمزہ، ہا) یہ دو حروف ادا ہوتے ہیں۔ ہا میں صفات: ہمس، رخوت، استفال، انفتاح اور اصمات پائی جاتی ہیں۔ هُوَ کی واو متحرک ہے جس کا مخرج انضمام شفتین، یعنی دونوں ہونٹوں کو کچھ گول کرنے سے واو متحرک ادا ہوتی ہے اور اس میں صفات: جہر، رخوت، استفال، انفتاح اور اصمات پائی جاتی ہیں۔

لفظ اَللّٰهُ کا جو ہمزہ ہے وہ وصلی ہمزہ ہے کیونکہ لام تعریف کا ہمزہ ہمیشہ وصلی مفتوح ہوتا ہے جو وسط کلام میں گر گیا ہے۔ اور اس کے لام کا قاعدہ یہ ہے کہ لفظ اَللّٰهُ کے لام سے پہلے فتحہ یا ضمہ ہو تو اس کو پُر پڑھیں گے۔ تاہم لفظ اَللّٰهُ کے آخر میں جو ہا ہے وہ ہائے اصلیہ ہے کیونکہ یہ نفس کلمہ کی ہا ہے۔

اَحَدٌ کے ہمزہ کو تحقیق اور باریک ادا کریں۔اس کا مخرج ہا کے ساتھ بیان ہو چکا ہے۔ہمزہ میں صفات: جہر، شدت، استفال، انفتاح اور اصمات پائی جاتی ہیں۔اس کے بعد حرف (ح) ہے جس کا مخرج: وسط حلق، یعنی حلق کا درمیان والا حصہ، اس سے (ع، ح) ادا ہوتے ہیں اور اس میں صفات: ہمس، رخوت، استفال، انفتاح اور اِصمات پائی جاتی ہیں۔

اَحَدٌ میں دو حروف (ہمزہ، حا) قریب المخرج جمع ہو رہے ہیں، لہٰذا یہاں اجتماع متقاربین ہوا اور اَحَدٌ کی دال کا مخرج: زبان کی نوک اور ثنایا علیا کی جڑ اس سے (ط، د، ت) ادا ہوتے ہیں۔اس دال میں صفات: جہر، شدت، استفال، انفتاح، اِصمات اور قلقلہ پائی جاتی ہیں۔اگر اس دال پر وقف کیا جائے تو تینوں وقف، یعنی وقف بالاسکان، وقف بالروم اور وقف بالاشمام میں سے کوئی ایک ہو سکتا ہے، کیونکہ اَحَدٌ کی دال پر ضمہ اصلی ہے اور مضموم حرف پر تینوں وقف ہو سکتے ہیں، جن کا ذکر وقف کے بیان میں ہو چکا ہے، نیز جب اس پر وقف کریں تو اس میں صفت قلقلہ بھی صحیح ادا کریں۔

تاہم اگر اَحَدٌ کے لفظ کا لفظ اَللّٰهُ کے ساتھ وصل کریں تو لفظ اَللّٰه کا ہمزہ، وصلی ہمزہ ہے کیونکہ لام تعریف کا ہمزہ ہمیشہ وصلی مفتوح ہوتا ہے جو وسطِ کلام میں گر جائے گا، پھر لفظ اَللّٰهُ کے لام اور اَحَدٌ کی تنوین کے درمیان اجتماع ساکنین علیٰ غیر حدہ ہو گا۔ قاعدے کے مطابق جب کسی ساکن حرف کو حرکت دی جائے تو اسے کسرہ دے کر پڑھیں گے۔وصل کی صورت میں اس طرح پڑھا جائے گا: اَحَدُنِ اللّٰهُ۔

اَلصَّمَدُ کا ہمزہ، وصلی ہمزہ ہے جو وسط کلام میں حذف ہو جائے گا۔اس کے بعد لامِ تعریف ہے جو حروف شمسیہ میں سے حرف (ص) پر داخل ہوا ہے۔لام تعریف اگر حروف شمسیہ پر داخل ہو تو اس کا حروف شمسیہ میں ادغام ہو گا، اس لیے یہاں لام کو حرف (ص) میں مدغم کر کے پڑھیں گے۔صاد کا مخرج: زبان کی نوک جب ثنایا سفلیٰ کے کنارے سے

لگنے کے ساتھ ساتھ کچھ ثنایا علیا کے کنارے سے بھی لگے تو اس سے صاد ادا ہوتا ہے۔ اور اس میں صفات: ہمس، رخوت، استعلاء، اِطباق، اِصمات اور صفیر یہ پائی جاتی ہیں۔

میم کا مخرج: دونوں ہونٹوں کے خشکی والے حصے سے ادا ہوتی ہے۔ اس میم کی ادائیگی کے وقت یہ خیال رکھیں کہ اس سے پہلے مفخم حرف آرہا ہے تو مفخم حرف کو پُر ادا کرنے کے بعد اس کو باریک ادا کریں۔ اس میں صفات: جہر، توسط، استفال، انفتاح، اِزلاق اور غنہ پائی جاتی ہیں۔ اس کے بعد دال ہے جس کا مخرج پہلے بیان ہو چکا ہے۔ اس پر ضمہ ہے، اس لیے یہاں پر بھی تینوں وقوف ہو سکتے ہیں، یعنی وقف بالاسکان، وقف بالروم اور وقف بالاشمام۔

لَمْ يَلِدْ میں لام کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ میم: یہ غنہ والے حروف میں سے ہے۔ اس میم کا قاعدہ یہ ہے کہ اگر میم ساکن کے بعد با اور میم کے علاوہ کوئی اور حرف آئے تو وہاں اظہار ہوگا، اس اظہار کو اظہارِ شفوی کہتے ہیں۔ یا متحرک کا مخرج: زبان کا درمیان اور اس کے مقابل اوپر کے تالو سے یائے متحرک اور یائے لین ادا ہوتی ہیں۔ اس میں صفات: جہر، رخوت، استفال، انفتاح اور اِصمات پائی جاتی ہیں۔ لِدْ: اس میں لام اور دال کے مخرج کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔

وَلَمْ يُوْلَدْ کے واو متحرک کا مخرج: دونوں ہونٹوں کو کچھ گول کرنے سے واو متحرک اور واو لین ادا ہوتی ہیں۔ اس میں صفات: جہر، رخوت، استفال، انفتاح اور اِصمات پائی جاتی ہیں۔ لَمْ کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ يُوْلَدْ کی واو مدہ کا مخرج: جوف دهن، یعنی پورے منہ کا خالی حصہ، اس سے حروف مدہ ادا ہوتے ہیں۔ واو مدہ میں صفات: جہر، رخوت، استفال، انفتاح اور اِصمات پائی جاتی ہیں۔ لام اور دال کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔

وَلَمْ اور يَا کا ذکر بھی اوپر ہو چکا ہے۔ يَكُنْ لَّهٗ کے کاف کا مخرج: کوے کے متصل

ہی منہ کی جانب ذرا نیچے ہٹ کر زبان کی جڑ اور تالو سے ادا ہوتا ہے۔اس میں صفات: ہمس، شدت، استفال، انفتاح اور اِصمات پائی جاتی ہیں۔ آگے نون ساکن کا لام میں ادغام ہو رہا ہے۔اس کا قاعدہ یہ ہے: نون ساکن کے بعد لام اور را میں سے کوئی حرف آجائے تو وہاں بلاغنہ ادغام ہو گا،اس ادغام کو"ادغام تام" کہتے ہیں۔ لَّهٗ کے لام کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔اس کے بعد ہائے ضمیر ہے جس میں صلہ ہو رہا ہے۔ (اس کا قاعدہ یہ ہے کہ ہائے ضمیر سے پہلے والا حرف اور بعد والا حرف دونوں متحرک ہوں تو ہائے ضمیر میں صلہ ہو گا۔ اور یہ ہائے ضمیر مضموم ہے۔کیونکہ اس سے پہلے زبر ہے۔ ہائے ضمیر سے پہلے زبر یا پیش ہو تو ہائے ضمیر مضموم ہوگی۔)

كُفُوًا میں کاف کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ فا کا مخرج: ثنایا علیا کا کنارہ جب نیچے والے ہونٹ کے تری والے حصے سے لگے تو اس سے فا ادا ہوتی ہے۔اس میں صفات: ہمس، رخوت، استفال، انفتاح اور اِذلاق پائی جاتی ہیں۔ كُفُوًا اَحَدٌ یہاں تنوین پر اظہار ہو رہا ہے کیونکہ نون ساکن یا تنوین کے بعد اگر حروف حلقی آجائیں تو وہاں اظہار ہو گا، اسے اظہار حلقی کہتے ہیں۔ اَحَدٌ کا ذکر بھی اوپر ہو چکا ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

ہی منہ کی جانب ذرا نیچے ہٹ کر زبان کی جڑ اور تالو سے ادا ہوتا ہے۔اس میں صفات: ہمس، شدت، استفال، انفتاح اور اِصمات پائی جاتی ہیں۔ آگے نون ساکن کا لام میں ادغام ہو رہا ہے۔اس کا قاعدہ یہ ہے :نون ساکن کے بعد لام اور را میں سے کوئی حرف آجائے تو وہاں بلا غنہ ادغام ہو گا،اس ادغام کو ''ادغام تام'' کہتے ہیں۔ لَّهٗ کے لام کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔اس کے بعد ہائے ضمیر ہے جس میں صلہ ہو رہا ہے۔ (اس کا قاعدہ یہ ہے کہ ہائے ضمیر سے پہلے والا حرف اور بعد والا حرف دونوں متحرک ہوں تو ہائے ضمیر میں صلہ ہو گا۔ اور یہ ہائے ضمیر مضموم ہے۔کیونکہ اس سے پہلے زبر ہے۔ ہائے ضمیر سے پہلے زبر یا پیش ہو تو ہائے ضمیر مضموم ہو گی۔)

كُفُوًا میں کاف کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔فا کا مخرج: ثنایا علیا کا کنارہ جب نیچے والے ہونٹ کے تری والے حصے سے لگے تو اس سے فا ادا ہوتی ہے۔اس میں صفات: ہمس، رخوت، استفال، انفتاح اور اِذلاق پائی جاتی ہیں۔ كُفُوًا اَحَدٌ یہاں تنوین پر اظہار ہو رہا ہے کیونکہ نون ساکن یا تنوین کے بعد اگر حروف حلقی آجائیں تو وہاں اظہار ہو گا، اسے اظہار حلقی کہتے ہیں ۔اَحَدٌ کا ذکر بھی اوپر ہو چکا ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

دار السلام

قواعد التجوید

عام فہم اسلوب میں جداول اور تمارین
کے ساتھ تجویدی قواعد کا ایک نیا انداز

قرآن کریم کو سیکھنے اور سکھانے والے دنیا کے تمام انسانوں سے بہترین لوگ ہیں۔ اس کے پڑھنے سے اجر و ثواب ملتا ہے اور اس کے مطابق زندگی بسر کرنے سے انسان جنت کا وارث بن جاتا ہے۔ لیکن یہ خصائص اور انعامات تبھی حاصل ہوں گے جب قرآن کریم کو اس طرح پڑھا جائے جس طرح یہ نازل ہوا ہے۔ قرآن کریم کس لہجے اور کس انداز میں نازل ہوا؟ اسے کس طرح پڑھا جائے؟ اس سے آگاہی دینے والے علم کو ''علم تجوید'' کہا جاتا ہے۔ تجویدِ قرآن سے متعلق بہت سی کتب مارکیٹ میں دستیاب ہیں۔ لیکن ان سے استفادہ عام آدمی کے لیے خاصا مشکل ہے، لہٰذا اس موضوع پر ایک آسان اور جامع کتاب کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی۔ اس اہم ضرورت کی تکمیل کے لیے دارالسلام نے ''قواعد التجوید'' کے نام سے ابتدائی درجے کی کتاب مرتب کی ہے۔ اس کتاب میں بہت آسان انداز میں تجویدی قواعد کو مثالوں کے ساتھ لکھا گیا ہے، قواعد کی پختگی کے لیے سبق کے بعد مشقوں کا اہتمام کیا گیا ہے۔ سبق کو اجمالی طور پر سمجھنے اور یاد کرنے کے لیے اہم اسباق سے پہلے ان کے نقشے دیے گئے ہیں۔ یہ اسلوب عوام و خواص دونوں کے لیے یکساں مفید ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح تلاوت کرنے، صحیح سمجھنے اور اس کے مطابق زندگی گذارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ISBN 969574362-5